باب 5

بین الاقوامی تجارت

International Trade

اہم موضوعات

- ملکی تجارت اور بین الاقوامی تجارت میں فرق
- بین الاقوامی تجارت کے فوائد
- بین الاقوامی تجارت کے نقصانات
- بین الاقوامی تجارت کا کلاسیکی نظریہ
- ایڈم سمتھ کا کلی برتری کا نظریہ
- تقابلی مصارف کا نظریہ
- تجارت سے حاصل شدہ منافع کا حجم اور اس کی تقسیم
- نظریہ کے مفروضات
- بین الاقوامی تجارت کا جدید نظریہ
- بیرونی ادائیگیوں کا توازن
- توازن تجارت
- توازن ادائیگی
- توازنِ ادائیگی میں خرابی
- ادائیگیوں کے توازن کی اصلاح کے اقدامات
- گلوبلائزیشن (عالمگیریت)
- گلوبلائزیشن کے فوائد
- کثیر المملکتی کارپوریشنز
- گلوبلائزیشن کے نقصانات
- ٹرانس نیشنل کارپوریشنز
- فرائض
- عالمی تجارتی تنظیم (WTO)
- عالمی تجارتی تنظیم کے فرائض
- عالمی تجارتی تنظیم کے فوائد
- عالمی تجارتی تنظیم کے نقصانات
- اہم مشقی سوالات

www.downloadclassnotes.com

بین الاقوامی تجارت (Interrational Trade)

بین الاقوامی تجارت کا وجود قدیم زمانہ سے ہے کیونکہ لوگ شروع ہی سے ایک علاقے سے اشیاء لے کر دوسرے علاقے میں جاتے تھے اور اس طرح سے کاروبار سے منافع کماتے تھے۔ اگر تجارت اندرون ملک ہی ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں ہو یعنی ملک کے ایک حصے سے اشیاء دوسرے حصے میں خرید و فروخت کی جائیں تو اسے ملکی تجارت کہتے ہیں مثلاً ملتان کے تاجر لاہور جا کر مال خریدیں یا لاہور کے تاجر کراچی سے مال لائیں۔ اس کے برعکس اگر ایک ملک دوسرے ممالک سے اشیاء درآمد کرے یا اپنی اشیاء باہر بھیجے تو اسے غیر ملکی تجارت یا بین الاقوامی تجارت کہتے ہیں مثلاً پاکستان سے کپڑا، کپاس، چاول اور کھیلوں کا سامان دوسرے ممالک کو جاتا ہے اور ہم باہر سے اشیائے سرمایہ، مشینیں، صنعتی خام مال، ادویات، کاریں وغیرہ منگواتے ہیں۔ پس ایسی تجارت جو دو ممالک کے درمیان ہو یا مختلف ممالک کے مابین ہو اسے بین الاقوامی تجارت (International trade) کا نام دیا جاتا ہے۔

بین الاقوامی تجارت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر ملک وہ اشیاء دوسرے ممالک سے منگواتا ہے جو کہ اس ملک میں پیدا نہیں ہوتیں یا جن کو پیدا کرنے میں نسبتاً زیادہ مصارف آتے ہیں۔ قدرت نے ہر ملک کو مختلف ذرائع سے نوازا ہے اور وسائل کا یہی فرق بین الاقوامی تجارت کا سبب بنتا ہے۔ مثلاً ایران، عراق، سعودی عرب اور خلیجی ممالک میں تیل فراوانی میں پیدا ہوتا ہے جبکہ دوسرے کئی ممالک اس کے لئے ان ممالک کے محتاج ہیں۔ لہٰذا یہی پٹرول ان ممالک میں تجارت کی وجہ بنتا ہے۔ اس طرح سے امریکہ اور یورپی ممالک ٹیکنالوجی میں بہت آگے ہیں جبکہ چین، جاپان مصنوعات کی پیداوار میں جس کی وجہ سے ان کی مصنوعات اور اشیائے سرمایہ دوسرے ممالک کے مقابلہ میں کافی سستی اور معیاری ہوتی ہیں۔ اس لئے دیگر ممالک یہ مصنوعات اور اشیائے سرمایہ حاصل کرنے کے لئے انہی ممالک پر انحصار کرتے ہیں۔ پاکستان میں کپاس اور چاول وافر مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح سے بنگلہ دیش میں پٹ سن کی پیداوار کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ لہٰذا پاکستان کپاس اور چاول جبکہ بنگلہ دیش پٹ سن برآمد کرتا ہے اور اپنی ضروریات کی دوسری چیزیں غیر ممالک سے درآمد کرتا ہے اور اس طرح سے بین الاقوامی تجارت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ہم سب سے پہلے ملکی تجارت اور بین الاقوامی تجارت میں جو بنیادی فرق ہے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

ملکی تجارت اور بین الاقوامی تجارت میں فرق
(Differentiation between domestic and foreign Trade)

جیسا کہ اُوپر بیان کیا جا چکا ہے ملکی تجارت سے مراد ایسی تجارت ہے جو کہ ملک کے اندر ہی مختلف علاقوں کے لوگوں کے درمیان ہو جبکہ اس کے برعکس بین الاقوامی تجارت غیر ممالک کے درمیان ہوتی ہے۔ ان دونوں میں درج ذیل باتوں کا فرق ہے۔

1- محنت و سرمایہ کی نقل پذیری (Mobility of Labour and Capital):

ملکی تجارت اور بین الاقوامی تجارت میں پہلا بنیادی فرق یہ ہے کہ ملکی تجارت میں محنت اور سرمایہ کی نقل پذیری نسبتاً آسان ہوتی ہے۔ جس مزدور کا جہاں جی چاہے وہاں جا کر کام کر سکتا ہے۔ ملک کے اندر آنے جانے پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہوتی۔ اسی طرح سے ہر شخص اندرون ملک جہاں چاہے سرمایہ کاری کر سکتا ہے۔ آپ چاہے کراچی میں کارخانہ لگائیں یا لاہور میں۔ آپ پر سرمائے کو ایک علاقہ سے دوسرے علاقے میں منتقل کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ ملک کے اندر مزدور بہتر اُجرت کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ اور ایک کارخانے سے دوسرے کارخانہ میں نقل و حرکت کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی اُجرتوں کا معیار برقرار رہتا ہے۔ کارخانے داروں کو بھی ضرورت کے مطابق ہنر مند کاریگر دستیاب ہوتے رہتے ہیں جس سے اشیاء کا معیار قائم رہتا ہے اور مصارف بھی یکساں رہتے ہیں۔ اس کے برعکس بین الاقوامی سطح

پر محنت اور سرمایہ کی نقل پذیری پر سخت پابندیاں عائد ہوتی ہیں۔ کوئی بھی کاریگر آسانی سے ایک ملک کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں جا کر کام نہیں کر سکتا۔ اس طرح سے کوئی بھی سرمایہ کار اپنی مرضی سے دوسرے ممالک میں جا کر سرمایہ کاری نہیں کر سکتا۔ ان پابندیوں کی وجہ سے ان کے مصارف پیدائش میں فرق پایا جاتا ہے۔ لہٰذا ایک شے ایک ملک میں سستی تیار ہوتی ہے جبکہ وہی شے دوسرے ملک میں مہنگی تیار ہوتی ہے اور مصارف میں یہی فرق بین الاقوامی تجارت کی بنیاد بنتا ہے۔

2- کرنسی کا فرق (Difference of Currencies): بین الاقوامی تجارت میں دوسرا فرق کرنسی کا ہوتا ہے اگر تجارت ملک کے اندر ہو تو اس صورت میں حکومت اور مرکزی بینک کے جاری کردہ نوٹ اور سکے لوگوں میں آزادانہ طور پر گردش کرتے رہتے ہیں اور اس طرح سے تجارت کو فروغ حاصل ہوتا ہے کیونکہ لوگ ملکی کرنسی کو بلا حیل و حجت قبول کرتے ہیں جبکہ بین الاقوامی تجارت میں مختلف ممالک کی کرنسیوں میں فرق ہوتا ہے مثلاً کسی ملک کی کرنسی ڈالر ہے تو کسی کی پونڈ، یورو، ریال اور روپیہ ہوتی ہے لہٰذا تجارت کرتے وقت ایک ملک کی کرنسی کو دوسرے ملک کی کرنسی میں تبدیل کرنا پڑتا ہے جو کہ کافی وقت طلب کام ہے اور شرح مبادلہ (Rate of Exchange) کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ کرنسیوں میں اختلاف بھی کافی حد تک بین الاقوامی تجارت کو محدود کر دیتا ہے کیونکہ اگر ایک ملک اپنی کرنسی کی قدر میں کمی یا اضافہ کر دے تو اس سے دوسرے ممالک کی تجارت کافی حد تک متاثر ہو سکتی ہے۔

3- تجارتی پابندیاں (Trade Restrictions): ملکی تجارت میں اشیاء آزادانہ طور پر ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں آ جا سکتی ہیں۔ ان کی نقل و حمل پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس بین الاقوامی تجارت میں مختلف اشیاء کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں جس کی وجہ سے اشیاء کی قیمتوں میں فرق پایا جاتا ہے۔ بعض اوقات غیر ممالک اپنی صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے تامین کی پالیسی اختیار کرتے ہیں اور غیر ملکی اشیاء کی درآمد پر بھاری محصول عائد کر دیتے ہیں تاکہ وہ اشیاء ملک میں اتنی مہنگی ہو جائیں کہ ملکی صنعت پر کوئی منفی اثر نہ پڑے۔ اسی طرح سے بعض اوقات کوئی ملک کسی شے کی درآمد پر مکمل پابندی لگا دیتا ہے اس وجہ سے دو ممالک کے درمیان کرنسی کی قیمت میں کافی فرق پیدا ہو جاتا ہے مثلاً جاپان میں کاریں بہت سستی ہیں جبکہ پاکستان میں ان پر بہت زیادہ کسٹم ڈیوٹی عائد ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے یہاں پر ان کی قیمت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

4- سرکاری سہولتوں میں فرق (Difference of Govt Facilities): ملکی تجارت میں بعض اوقات حکومت کئی قسم کی سہولتیں مہیا کرتی ہے مثلاً قرضے کی سہولتیں دی جاتی ہیں۔ بعض صنعتوں کو ٹیکسوں کی مراعات حاصل ہوتی ہیں۔ اس طرح سے لیبر یونین، ٹریڈ یونین، قوانین اور فلاح و بہبود کی سہولتوں میں فرق ہوتا ہے ایک ملک میں تو یہ سہولتیں ایک ہی شرح سے حاصل ہوتی ہیں جبکہ دوسرے ملک میں ان سہولتوں میں فرق ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے اشیاء کی پیداوار اور ان کے مصارف پر کافی اثر پڑتا ہے۔

5- تجارتی معاہدے (Trade Aggrements): ملکی تجارت میں عام طور پر کسی قسم کے معاہدے کی ضرورت نہیں ہوتی جبکہ بین الاقوامی سطح پر تجارتی معاہدے کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ مختلف حکومتیں آپس میں تجارتی معاہدے کرتی ہیں۔ تجارتی وفود کا تبادلہ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد تجارت شروع ہوتی ہے۔

6- تجارتی پالیسی (Trade Policy): بین الاقوامی تجارت میں ہر ملک اپنی تجارتی پالیسی مرتب کرتا ہے۔ یہ پالیسی یا تو چھ ماہ کے لئے ہوتی ہے یا پھر ایک سال کے لئے۔ اس پالیسی کے تحت ملک کے حالات کے مطابق تجارت کی اجازت ہوتی ہے مثلاً اگر ملک میں زرمبادلہ کی وافر مقدار موجود ہو تو آزاد تجارتی پالیسی اختیار کی جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر ملک میں زرمبادلہ کی کمی ہو تو محدود تجارتی پالیسی اپنائی جاتی ہے جبکہ ملکی تجارت کے لئے ایسی کوئی پالیسی اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

7- نقل وحمل کے اخراجات (Transportantion Costs): جب ایک ملک دوسرے ملک میں اشیاء بھیجتا ہے تو اسے نقل وحمل کے اخراجات بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں جن کی وجہ سے اشیاء کی قیمتیں کافی حد تک متاثر ہوتی ہیں۔ ملکی تجارت میں تو اس ضمن میں زیادہ مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ البتہ بین الاقوامی تجارت میں اس ضمن میں دوسرے ممالک سے رابطہ قائم کرنا پڑتا ہے اور اخراجات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

بین الاقوامی تجارت کے فوائد
(Merits of International Trade)

جدید زمانے میں بین الاقوامی تجارت کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور کوئی بھی ملک تجارت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بین الاقوامی تجارت کی اہمیت کا اندازہ لگانے کے لئے ہم ان فوائد کا جائزہ لیتے ہیں جو کسی ملک کو اس سے حاصل ہوتے ہیں۔

1- اشیاء کی فراہمی (Availability of Goods): بین الاقوامی تجارت کی معرفت ہر ملک ایسی اشیاء حاصل کر لیتا ہے جو اس ملک میں پیدا نہیں ہوتیں یا جن کے پیدا کرنے میں مصارف نسبتاً زیادہ آتے ہیں۔ مثلاً پاکستان چائے، پان، پٹ سن وغیرہ بنگلہ دیش، سری لنکا سے حاصل کرتا ہے اور ان ممالک کو اپنی مصنوعات برآمد کرتا ہے۔

2- ضروریات زندگی کی فراہمی (Availability of Necessities): بین الاقوامی تجارت کی بدولت ہر ملک اپنی ضروریات زندگی دوسرے ممالک سے حاصل کر لیتا ہے اور اس طرح سے لوگوں کو اشیاء کے حصول میں دقت نہیں ہوتی مثلاً تمام پسماندہ ممالک زندگی بچانے والی ادویات ترقی یافتہ ممالک سے حاصل کرتے ہیں اور اس طرح سے بنی نوع انسان اپنی زندگی بچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تجارت کی عدم موجودگی میں ایسا ممکن نہ ہوتا۔

3- قحط سے بچاؤ (Control upon Famine): دو تین دہائی پہلے تک دنیا کے مختلف ممالک کا قحط سے بچاؤ خاصا مشکل مسئلہ تھا مگر آج کے دور میں ذرائع نقل وحمل اتنے ترقی یافتہ ہو گئے ہیں کہ اگر دنیا کے کسی بھی ملک میں قحط کی صورتحال کا اندیشہ ہو تو فوراً دنیا بھر سے اشیائے خوراک اس ملک میں پہنچا دی جاتی ہیں اور قحط کی صورتحال پیدا ہونے سے پہلے پیش بندی کر لی جاتی ہے۔

4- دفاعی ضروریات (Defence Requirements): دفاع کے نقطہ نظر سے بین الاقوامی تجارت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے کیونکہ ہر ملک اپنی ضرورت کے مطابق اسلحہ اور جنگی ساز وسامان غیر ممالک سے منگوا کر اپنا دفاع کر سکتا ہے۔

5- معاشی ترقی کا حصول (Economic Development): بین الاقوامی تجارت معاشی ترقی میں بھی بہت مدد و معاون ثابت ہوتی ہے۔ اکثر پسماندہ ممالک نے تجارت کے ذریعے ہی ترقی کی ہے کیونکہ اشیائے سرمایہ اور صنعتی خام مال دوسرے ممالک سے درآمد کر کے انہوں نے اپنی صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز تر کر دیا ہے۔

6- دوستانہ تعلقات (Friendly Relationship): بین الاقوامی تجارت عالمی امن کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ جب دو ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات قائم ہوتے ہیں تو پھر

ان کے مابین لڑائی جھگڑے کی نوبت کم ہی آتی ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان تجارتی تعلقات قائم ہیں لہٰذا ان ممالک کے درمیان کشیدگی نہیں پائی جاتی۔

7۔ ضروریات کی ارزاں فراہمی (Cheeper Goods): بین الاقوامی تجارت سے ہر ملک کو چیزیں سستی مل جاتی ہیں کیونکہ جن اشیاء کو پیدا کرنے کے لئے ان کے پاس ذرائع ہوتے ہیں وہ ان میں تخصیص حاصل کر کے اشیاء سستے داموں تیار کر لیتا ہے اور جو اشیاء ملک میں مہنگی تیار ہوتی ہیں وہ تجارت کے ذریعے دوسرے ممالک سے منگوا لیتا ہے۔

8۔ طلب و رسد میں ہم آہنگی (Co-ordination Between Demand and Supply): بین الاقوامی تجارت سے طلب اور رسد میں ہم وسعت پیدا ہوتی ہے کیونکہ ہر ملک اپنی ضرورت کے مطابق اشیاء کی مقدار رکھ کر باقی حصہ دوسرے ممالک کو برآمد کر دیتا ہے۔ اس طرح سے رسد کو طلب کے برابر رکھنے میں مدد ملتی ہے اور قیمتوں میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

9۔ پیدائش بر پیمانہ کبیر کے فوائد (Advantages of Large Scale Production): بین الاقوامی تجارت سے منڈیاں وسیع ہوتی ہیں جس سے اشیاء بڑے پیمانے پر پیدا کی جاتی ہیں۔ اس طرح سے پیمانہ کبیر کے فوائد اور خصوصاً اندرونی اور بیرونی کفائتیں حاصل ہوتی ہیں۔

10۔ تہذیب و ثقافت کے اثرات (Social and Cultural Effects): بین الاقوامی تجارت مختلف ممالک کے درمیان تہذیب و ثقافت کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ تجارتی اشیاء کے ساتھ ان ممالک کی تہذیب و تمدن کا اثر بھی دوسرے ممالک کے لوگوں کے رہن سہن پر پڑتا ہے۔

11۔ اجارہ داریوں کا خاتمہ (Curb of Monopolies): بین الاقوامی تجارت کی وجہ سے کاروباری لوگوں میں مقابلہ ہوتا ہے۔ اس لئے ملک میں اجارہ داریاں قائم نہیں ہوتیں۔ مقابلہ بازی کی وجہ سے اشیاء کی قیمتیں بھی مستحکم رہتی ہیں اور اشیاء کا معیار بھی گرنے نہیں پاتا۔

12۔ زائد پیداوار کی کھپت (Absorbtion of Over-Production): بین الاقوامی تجارت کی وجہ سے ہر ملک کی زائد پیداوار جو کہ اس کی ضرورت سے بچ جاتی ہے وہ دوسرے ممالک کو چلی جاتی ہے۔ اس لئے ملک میں سرد بازاری کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔ امریکہ اپنی تمام تر فالتو گندم دوسرے ممالک کو بھیج دیتا ہے تا کہ وہاں پر زائد پیداوار کی وجہ سے سرد بازاری پیدا نہ ہو جائے۔ اس طرح سے وہ زر مبادلہ بھی حاصل کرتا ہے اور اپنا معاشی مسئلہ بھی حل کر لیتا ہے۔

بین الاقوامی تجارت کے نقصانات
(Demerits of International Tvade)

جہاں بین الاقوامی تجارت کے بہت سے فوائد ہیں وہاں پر اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1۔ دوسرے ممالک کی محتاجی (Reliance Upon Others): بین الاقوامی تجارت کی بدولت ہر ملک چند اشیاء کے لئے دوسرے ممالک کا محتاج بن جاتا ہے اور اگر کسی وجہ سے وہ اشیاء اسے نہ مل سکیں تو اس ملک کی معاشی حالت خراب ہو جاتی ہے مثلاً پاکستان اپنی صنعتوں کے لئے خام مال دوسرے ممالک سے درآمد کرتا ہے اگر کسی وجہ سے خام مال نہ مل سکے تو پاکستان کی صنعتی ترقی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

2- تخصیص کار کا نقصان (Loss of Specialization): بین الاقوامی تجارت میں ہر ملک چند اشیاء کی پیدائش میں تخصیص حاصل کر لیتا ہے اور اگر دوسرے ممالک بھی ان اشیاء کو خود پیدا کرنا شروع کر دیں یا ان کا نعم البدل دریافت کر لیں تو اس سے تخصیص کرنے والے ملک کو خاصا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

3- پسماندہ ممالک کو نقصان (Loss to Backward Countries): بین الاقوامی تجارت سے خصوصاً پسماندہ ممالک کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ وہ اپنے زرعی خام مال ترقی یافتہ ممالک کو برآمد کر دیتے ہیں جس کی قیمتیں عموماً کم ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس ان کی درآمدات بھاری مشینری' ادویات' مصنوعات اور اشیائے سرمایہ پر مشتمل ہوتی ہیں جن کی انہیں بھاری قیمتیں ادا کرنا پڑتی ہیں۔

4- ترقی یافتہ ممالک پر انحصار (Dependence Upon Developed Countries): بین لاقوامی تجارت میں پسماندہ ممالک کا مکمل طور پر انحصار ترقی یافتہ ممالک پر ہوتا ہے۔ خاص طور پر جنگ کے دنوں اگر اسلحہ وغیرہ کی رسد بند ہو جائے تو ان ممالک کو خاصا نقصان پہنچ سکتا ہے یا ناگہانی حالات میں بروقت مدد نہ پہنچ سکے تو خاصا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

5- غیر ملکی مقابلہ (Foreign Competition): بین الاقوامی تجارت کی وجہ سے پسماندہ ممالک کی صنعتوں کو غیر ممالک کی معیاری اور نسبتاً سستی مصنوعات سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے جس کی وہ استطاعت نہیں رکھتیں اور نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

6- جنگ اور رقابت (War and Rivalry): بین الاقوامی تجارت بعض اوقات مختلف ممالک کے درمیان جنگ اور رقابت کا سبب بنتی ہے کیونکہ ترقی یافتہ ممالک پسماندہ ممالک کو اپنی مصنوعات کے لئے منڈیاں تصور کرتے ہیں لہٰذا وہ ان منڈیوں پر ہر حالت میں قابض رہنا چاہتے ہیں۔ یہی چیز بین الاقوامی امن کو تہ و بالا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔

7- معاشی ترقی پر اثر (Effect upon Economic Development): بین الاقوامی تجارت کی وجہ سے بعض ممالک چند صنعتوں میں تو تخصیص کار حاصل کر لیتے ہیں جبکہ دوسری صنعتوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس سے ملک کی معاشی ترقی متاثر ہوتی ہے مثلاً پاکستان میں کپڑے' سیمنٹ' چینی وغیرہ کے کارخانوں پر زیادہ زور دیا جاتا رہا ہے جبکہ لوہے اور سٹیل جیسی بنیادی صنعتوں کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔

8- معاشی بحران (Economic Depression): بین الاقوامی تجارت کی وجہ سے کسی ملک کے معاشی حالات تجارت کرنے والے ممالک پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً 1930ء کا اقتصادی بحران امریکہ سے شروع ہوا لیکن بین الاقوامی تجارت کی وجہ سے اس کا اثر بہت سے ممالک پر پڑا اور اس طرح سے پوری دنیا اس بحران کا شکار ہو گئی۔

9- صنعتی ترقی پر اثر (Effect upon Industrial Development): بین الاقوامی تجارت سے پسماندہ ممالک کی صنعتیں کافی نقصان میں رہتی ہیں کیونکہ یہ ممالک زرمبادلہ کے حصول کی خاطر اپنا خام مال دوسرے ممالک کو برآمد کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے اس ملک کی اپنی صنعتیں خسارے میں رہتی ہیں۔ پاکستان میں کپڑے کی صنعت کو اکثر کپاس کی زیادہ مقدار میں برآمد سے نقصان پہنچتا ہے نیز نسبت درآمد و برآمد بھی غیر موافق رہتی ہے۔

10-سیاسی غلامی (Political Slavery): بین الاقوامی تجارت کی وجہ سے بعض ممالک اپنی سیاسی آزادی بھی کھو بیٹھتے ہیں کیونکہ تجارت کرنے والے ممالک دوسرے ممالک کی سیاسی صورتحال سے فائدہ اٹھا کر ان پر قابض ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ہندوستان میں انگریز تجارت کی غرض سے داخل ہوئے لیکن ملکی حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پر قابض ہو گئے۔

11- مضر صحت اشیاء کی فراہمی (Import of Un-healthy Goods): بین الاقوامی تجارت کی وجہ سے بعض اوقات مضر صحت اشیاء مثلاً شراب، افیون، چرس، ہیروئن وغیرہ دوسرے ممالک سے آنا شروع ہو جاتی ہیں جس سے ایک طرف تو انسانی صحت بُری طرح سے متاثر ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف کئی بُرائیاں اور جرائم بھی جنم لیتے ہیں۔

بین الاقوامی تجارت کا کلاسیکی نظریہ
(Classical Theory of International Trade)

بین الاقوامی تجارت کس طرح وجود میں آتی ہے۔ اس کے متعلق کلاسیکی معیشت دانوں نے مختلف نظریات بیان کئے ہیں۔ ایڈم سمتھ نے کلی برتری (Absolute Advantage) کا نظریہ پیش کیا ہے اس کے برعکس ڈیوڈ ریکارڈو نے اپنے نظریئے کی بنیاد "تقابلی مصارف" یا موازنہ مصارف (Comparative Cost) پر رکھی ہے۔ کلاسیکی معیشت دانوں نے اپنے نظریے کی وضاحت دو ممالک اور دو اشیاء کے ماڈل کے ذریعے کی ہے۔ سترہویں اور اٹھارویں صدی میں معاشی فلسفہ مرکنٹلزم (Mercantilism) پر مبنی تھا اور اس کا اہم پہلو یہ تھا کہ کسی ملک کے پاس سونے، چاندی جیسی جتنی قیمتی دھاتیں زیادہ ہوں گی وہ اتنا ہی زیادہ امیر ہو گا ان کے نظریہ کے مطابق بین الاقوامی تجارت دولت کا سرچشمہ ہوتی ہے کیونکہ برآمدات کی بدولت سونے، چاندی جیسی قیمتی دھاتیں دیگر ممالک سے میسر آتی ہیں جبکہ درآمدات کی بدولت سونا اور دیگر قیمتی دھاتیں دوسرے ممالک کو دینی پڑتی ہیں۔ لہٰذا وہ موافق توازن تجارت (Favourable Trade Balance) کے حق میں تھے اور بین الاقوامی تجارت کو پابند بنانا چاہتے تھے۔

ایڈم سمتھ کا کلی برتری کا نظریہ
(Theory of Absolute Advantage)

نظریہ کلی برتری کی بنیاد نظریہ قدر محنت (Labor Theory of Value) پر ہے جو یہ بات بیان کرتی ہے کہ اگر ایک ملک محنت کے کم گھنٹے لگا کر دوسرے ملک کی نسبت وہ شے زیادہ پیدا کر سکتا ہے تو اس ملک کو اسی شے کی پیداوار میں تخصیص (Specialization) حاصل کرنی چاہیے اور برآمد کرنی چاہیے۔ اس کی وضاحت ہم مندرجہ ذیل مثال سے کرتے ہیں۔

فی دن محنت کی پیداوار	امریکہ	برطانیہ
خوراک (Food)	2	1
کپڑا (Cloth)	4	6

جیسا کہ گوشوارہ سے ظاہر ہے کہ امریکہ ایک جیسی محنت کے عوض برطانیہ کے مقابلے میں زیادہ خوراک پیدا کرتا ہے یعنی

(2F>1C) جبکہ کپڑے کی پیداوار میں برطانیہ کو زیادہ سے فائدہ ہے کیونکہ ایک جیسی محنت لگا کر برطانیہ امریکہ کے مقابلہ میں زیادہ کپڑا پیدا کر سکتا ہے یعنی (6C>4F) تجارت سے پہلے امریکہ میں (1F=2C) جبکہ برطانیہ میں (1F=6C) کے برابر ہوتے ہیں۔

تجارت سے فوائد (Gains from Trade): اگر دونوں ممالک تجارت شروع کر دیں اور امریکہ دو یونٹ خوراک کے بدلے 6 گز کپڑا دے گا (2F=6C) اسے امریکہ کو کپڑے کے دو یونٹ کا فائدہ ہوگا جو کہ امریکہ کی اندرون ملک نسبت (2F=4C) سے زیادہ ہے جبکہ برطانیہ کو خوراک کے 1 یونٹ کا فائدہ ہوگا جو کہ اس کی ملکی نسبت (1F=6C) سے زیادہ ہے لہٰذا تجارت کی بدولت دونوں ممالک کو فائدہ ہوا ہے حالانکہ امریکہ کو فائدہ برطانیہ کی نسبت زیادہ ہوا ہے مگر یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ فائدہ دونوں ممالک کو ہوا ہے لہٰذا تجارت ایک مثبت تجارتی سرگرمی (Positive sum Grame) ہے۔

نظریہ تقابلی برتری
(Theory of Comparitive Advantage)

نظریہ تقابلی برتری ڈیوڈ ریکارڈو نے پیش کیا جس کے مطابق اگر ایک ملک کو دونوں اشیاء کی پیدائش میں کُلی برتری حاصل ہو اور دوسرے ملک کو دونوں اشیاء کی پیدائش میں کُلی کمتری حاصل ہو تو بھی دونوں ممالک کے درمیان تجارت شروع ہو سکتی ہے اور دونوں ممالک کو اس سے فائدہ ہو سکتا ہے لہٰذا ایسی صورت میں جس ملک کو دونوں اشیاء میں کُلی برتری حاصل ہے اس کو اس شے کی پیداوار میں تخصیص کار حاصل کرنی چاہیے جس میں اس کی کُلی برتری نسبتاً زیادہ ہے اور اس کو برآمد کرنا چاہیے جبکہ جس ملک کو دونوں اشیاء پیداوار میں کمتری حاصل ہے اس کو اس چیز کی پیداوار میں تخصیص کار حاصل کرنی چاہیے جس میں اس کی کُلی کمتری نسبتاً کم ہے اور اس چیز کو برآمد کرنا چاہیے اس کی وضاحت مندرجہ ذیل گوشوارے سے کی جا سکتی ہے۔

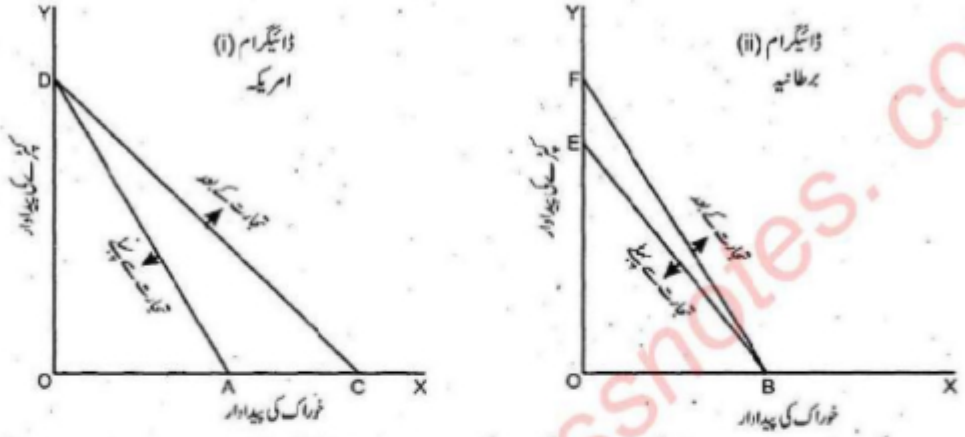
فی دن محنت کی پیداوار	امریکہ	برطانیہ
خوراک (Food)	4	1
کپڑا (Cloth)	8	6

اس گوشوارے سے ظاہر ہے کہ امریکہ کو دو اشیاء میں کُلی برتری بھی حاصل ہے اور تقابلی برتری بھی حاصل ہے یعنی کُلی برتری (Absolute Advantage) امریکہ میں (4F>1F) خوراک میں جبکہ کپڑے کی پیداوار میں (8C > 6C) حاصل ہے۔
تقابلی برتری (Comparative Advantage) اس طرح سے حاصل ہے کہ امریکہ کو خوراک میں کُلی برتری کپڑے کی نسبت زیادہ ہے یعنی (4F/1F) > (8C/6C) لہٰذا امریکہ کی کُلی برتری اب تقابلی برتری میں تبدیل ہو گئی ہے اور امریکہ کپڑے کی پیداوار میں تخصیص کار حاصل کرے گا۔

تجارت سے فوائد (Gains from Trade): اگر امریکہ خوراک کے 4 یونٹ کے بدلے برطانیہ سے کپڑے کے 12 یونٹ حاصل کرے تو امریکہ کو کپڑے کے 4 یونٹ کا فائدہ ہوگا۔ تبادلے کی یہ شرح (4F=12C) اس لئے رکھی گئی ہے کہ امریکہ 4F کے بدلے 8C تو اپنے ملک میں بھی پیدا کر سکتا ہے اس لئے اگر امریکہ کو 4F کے بدلے 8C سے زیادہ کپڑا ملے گا تو وہ تجارت کرے گا جبکہ برطانیہ خوراک کے 2 یونٹ (2F) تو اپنے ملک میں بھی پیدا کر سکتا ہے۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ امریکہ کا فائدہ برطانیہ کی نسبت زیادہ ہے مگر فائدہ دونوں ممالک کو ہوا ہے۔

آزاد تجارت اس وقت تک ہی فائدہ مند ہوگی جب تک امریکہ کی تقابلی برتری برطانیہ کے مقابلے میں زیادہ ہے لیکن اگر دونوں ممالک کے اشیاء کی پیداواری نسبت ایک ہو جائے تو تجارت شروع نہیں ہو سکے گی مثلاً 4F/1F=8C/2C ایسی صورت میں تقابلی برتری کے بجائے تقابلی برابری قائم ہو جائے گی اور تجارت رُک جائے گی۔

اس کی وضاحت ہم درج ذیل ڈائیگرام سے بھی کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ نیچے دی گئی ڈائیگرام سے وضاحت کی گئی ہے۔



ڈائیگرام کے حصہ (i) میں امریکہ کی خوراک اور کپڑے کی پیداواری صورتحال کو دکھایا گیا ہے خط DA تجارت سے پہلے کی صورتحال کی وضاحت کرتا ہے جو کہ پیداواری امکان کا خط ہے اس خط کا جھکاؤ کپڑے اور خوراک کی نسبتی قیمتوں کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتا ہے اس خط کا جھکاؤ جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی خوراک اور کپڑے کی نسبتی قیمتوں میں فرق زیادہ ہوگا۔ لہٰذا تجارت سے پہلے امریکہ (OD) مقدار پیدا کر رہا ہے اور (OA) مقدار میں کپڑا اجات پیدا کر رہا ہے لیکن تجارت کے بعد جب امریکہ خوراک کی پیداوار میں تخصیص حاصل کرتا ہے تو نیا پیداوار امکان کا خط DC بن جاتا ہے جو کہ خوراک کی پیداوار میں اضافہ کو ظاہر کرتا ہے یعنی تجارت کے بعد خوراک کی پیداوار (OA) بڑھ کر (OC) ہو جاتی ہے۔ لہٰذا تجارت سے پہلے (DA) اور تجارت کے بعد (DC) خط کے مابین فرق جتنا زیادہ وہ گا امریکہ کے لیے تجارت اتنی ہی فائدہ مند ہوگی اسی طرح ڈائیگرام کے حصہ (ii) میں برطانیہ کے پیداواری امکان کے خطوط کو ظاہر کیا گیا ہے تجارت سے پہلے برطانیہ خوراک کی (OB) مقدار جبکہ کپڑے کی (OE) مقدار پیدا کر رہا تھا لیکن تجارت کے بعد جب وہ کپڑے کی پیداوار میں تخصیص حاصل کرتا ہے تو کپڑے کی پیداوار (OE) سے بڑھ کر OF ہو جاتی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کے پیداواری امکان کے خطوط کے فرق کا تجزیہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ امریکہ کے تجارت سے پہلے اور بعد والے خطوط میں زیادہ فرق پایا جاتا ہے جبکہ برطانیہ کے دونوں خطوط میں فرق کم ہے جو کہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ امریکہ کو برطانیہ کی نسبت تجارت سے زیادہ فائدہ حاصل ہوا لیکن تجارت دونوں ممالک کے لیے سود مند ثابت ہوتی ہے۔

ریکارڈو کے ماڈل کی خصوصیات ونتائج:

1) تجارت کی بنیاد طریقہ پیدائش میں فرق کی بناء پر ہے۔
2) تجارت دونوں ممالک کیلئے فائدہ مند ہے۔
3) ٹیکنالوجی کے لحاظ سے کمتر ملک بھی تجارت سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔
4) طریقہ پیداوار میں فرق کی بناء پر اشیاء کی نسبتی قیمتوں میں بھی فرق پیدا ہو جائے گا۔
5) امریکہ میں خوراک سستی جبکہ برطانیہ میں کپڑا سستا ہوگا لہٰذا برطانیہ میں امریکی خوراک کی طلب میں اضافہ ہوگا جبکہ

امریکہ میں برطانوی کپڑے کی طلب بڑھے گی حتیٰ کہ تجارت کی بناء پر دونوں ممالک کی برآمدات (Exports) کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا اور درآمدات کی قیمتوں میں کمی ہوگی تاوقتیکہ یہ آپس میں برابر ہو جائیں۔

6) آزاد تجارت کی بناء پر محنت اس صنعت میں حرکت کرے گی جہاں اس کے معاوضے بھی زیادہ ہوں گے۔

7) آزاد تجارت کی بناء پر امریکہ میں کپڑے کی صنعت زوال پذیر ہوگی جبکہ برطانیہ میں خوراک کی صنعت۔

8) تجارت کی بناء پر دونوں ممالک کے صارفین اور آجرین کی فلاح میں اضافہ ہوگا کیونکہ صارفین کے صرف میں اضافہ ہوگا اور آجرین کی پیداواری صلاحیت اور معاوضوں میں۔

9) حقیقی آمدنی اور اُجرتوں میں اضافہ ہوگا۔

نظریہ کے مفروضات (Assumptions of the Theory)

بین الاقوامی تجارت کا کلاسیکی نظریہ یعنی تقابلی مصارف کا نظریہ مندرجہ ذیل مفروضات پر مبنی ہے۔

-1 لاگت پیدائش کا انحصار صرف محنت کی قیمت پر ہوتا ہے کیونکہ محنت ہی کو ایک واحد عامل پیدائش کا درجہ دیا گیا ہے اور پیداوار صرف محنت کا تفاعل ہوتی ہے یعنی Q=f(L)

-2 تجارت کرنے والے دونوں ممالک کے درمیان ہمیشہ مکمل مقابلہ ہوتا ہے۔

-3 مزدوروں کی عالمی حرکت پذیری ممکن نہیں یعنی محنت ملک کے اندر تو حرکت پذیر ہوتی ہے لیکن ملک سے باہر اس میں حرکت پذیری نہیں ہوتی۔

-4 تجارت کرنے والے ممالک کو مکمل روزگار حاصل ہوتا ہے۔

-5 مختلف ممالک کے درمیان تجارت آزادانہ ہوتی ہے یعنی اس پر کسی قسم کی پابندیاں عائد نہیں ہوتیں۔

-6 بین الاقوامی تجارت ہمیشہ دو ممالک اور دو اشیاء کے درمیان ہوتی ہے۔

-7 بین الاقوامی تجارت میں مصارف نقل و حمل کسی ملک کو برداشت نہیں کرنا پڑتے۔

-8 چونکہ اشیاء کی پیدائش کا عمل قانون استقرار حاصل کے تابع رکھا گیا ہے لہٰذا دونوں اشیاء کے مصارف پیدائش کا تناسب معین فرض کیا گیا ہے۔

تنقیدی جائزہ (Criticism): مختلف معیشت دانوں نے نظریہ تقابلی مصارف میں درج ذیل خامیاں بیان کی ہیں۔

1- مفروضات درست ثابت نہیں ہوتے (False Assumptions): یہ نظریہ جن مفروضات پر قائم کیا گیا ہے۔ وہ عملاً درست ثابت نہیں ہوتے اس لئے نظریہ کی بنیاد کمزور ہے۔

2- محنت کا نظریہ قدر درست نہیں (Incorrect "Laboure Value Theory"): اس نظریہ کی بنیاد مصارف محنت پر رکھی گئی ہے چونکہ اشیاء کی پیدائش صرف محنت کا نتیجہ نہیں ہوتی بلکہ دیگر عاملین پیدائش بھی اس میں شامل ہوتے ہیں چونکہ قدر کے نظریہ محنت (Labour Theory of Value) جو کہ اس نظریہ کی بنیاد ہے اسے جھٹلایا جا چکا ہے۔ اس لئے یہ نظریہ بھی غلط ہے۔

3-رسد کے پہلو کا نظریہ (Supply Side Theory): کلاسیکی نظریہ میں صرف رسد کے پہلو کو سامنے رکھا گیا ہے اور طلب کے پہلو کو نظر انداز کر دیا گیا ہے حالانکہ قیمتوں کا تعین طلب اور رسد کے باہمی توازن سے طے پاتا ہے۔

4- مکمل مقابلہ نہیں پایا جاتا (Perfect Competition not Necessary): اس نظریے میں اشیاء کی منڈی اور محنت کی منڈی میں مکمل مقابلہ فرض کیا گیا ہے حالانکہ حقیقت میں مکمل مقابلہ کی شرائط کسی منڈی میں بمشکل ہی پوری ہوتی ہیں۔

5- محنت کی استعداد کار میں فرق (Difference in Laboure Efficiency): اس نظریہ میں یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ تمام مزدوروں کی استعداد کار یکساں ہوتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ ہر مزدور کی صلاحیت' قابلیت اور تجربہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔

6- نقل و حمل کے اخراجات (Cost of Transportation): اس نظریہ میں مصارف نقل و حمل کو بھی نظر انداز کیا گیا ہے حالانکہ بین الاقوامی تجارت میں قیمتوں کا تعین کرتے وقت ذرائع نقل و حمل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

7-استقرار حاصل پر اعتراض (Objection on Constant Return): اس نظریہ میں پیداوار کو قانون استقرار حاصل کے تابع فرض کیا گیا ہے حالانکہ پیداوار ہمیشہ قانون استقرار حاصل کے تابع نہیں ہوتی بلکہ عام طور پر قانون تکثیر حاصل یا تقلیل حاصل کے تحت ہوتی ہے۔

8-دو سے زیادہ ممالک اور اشیاء کی تجارت (Trade Among many Countries and more than Two Goods):
اس نظریہ میں تجارت کی بنیاد دو ممالک اور دو اشیاء کے ماڈل پر رکھی گئی ہے حالانکہ تجارت دو ممالک سے زیادہ کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح سے دو اشیاء کی بجائے زیادہ اشیاء کی بھی ہو سکتی ہے۔

9- تجارتی پابندیاں (Trade Restrictions): اس نظریے میں یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ مختلف ممالک کے درمیان تجارت آزادانہ طور پر ہوتی ہے حالانکہ مختلف ممالک نے تجارت پر کئی قسم کی پابندیاں عائد کر رکھی ہوتی ہیں مثلاً کوٹہ سسٹم اور ٹیرف' درآمدی محصولات' ایکسچینج کنٹرول وغیرہ

10- مکمل روزگار کا مشکل حصول (Difficult to Achieve full Employment Level): اس نظریہ کی بنیاد کامل روزگار پر رکھی گئی ہے حالانکہ عملی زندگی میں مکمل روزگار کا حصول نہایت مشکل مسئلہ ہے۔ اگرچہ نظریہ تقابلی مصارف پر کافی اعتراضات کئے گئے ہیں تاہم بین الاقوامی تجارت کے لئے یہ ایک اہم نظریہ ہے اور بین الاقوامی تجارت کی بنیاد یہی اصول فراہم کرتا ہے۔

بین الاقوامی تجارت کا جدید نظریہ
(Modern Theory of International Trade)

بین الاقوامی تجارت کا جدید نظریہ سویڈن کے دو معیشت دانوں ایلی ہیکشر (Elly Heckscher) اور برٹل اوہلن (Bertil Ohlin) نے پیش کیا ہے۔ ان کے مطابق مختلف اشیاء کی پیدائش کے لئے مختلف عاملین درکار ہوتے ہیں مثلاً کسی شے کی پیداوار میں زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے تو دوسری شے کے لئے زیادہ سرمایہ درکار ہوتا ہے بین الاقوامی سطح پر مختلف اشیاء کی قیمتوں میں فرق پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قدرت نے مختلف ممالک کو مختلف عاملین سے نوازا ہے۔ مثلاً بعض ممالک میں معدنیات

وافر مقدار میں دستیاب ہیں بعض ممالک میں زرعی زمین کافی زرخیز ہے جبکہ کچھ ممالک صنعتی اشیاء کی پیداوار کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ عاملین کے اس فرق کی وجہ سے مختلف ممالک مختلف اشیاء کو پیدا کرنے کے لئے اپنے ذرائع مختص کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے اشیاء کی لاگت پیدائش میں فرق ہوتا ہے جو کہ بین الاقوامی تجارت کا سبب بنتا ہے۔

اوہلن کے مطابق جس ملک میں زرخیز زمین کی بہتات ہوگی وہ ملک زرعی پیداوار میں تخصیص حاصل کرے گا اور زرعی اجناس اور زرعی مصنوعات برآمد کرے گا۔ اس کے برعکس جن ممالک میں فولاد 'لوہا' کوئلہ اور تیل وافر مقدار میں پایا جاتا ہے وہ ممالک مشینری اور مصنوعات سے داموں تیار کر سکتے ہیں لہٰذا وہ ممالک مصنوعات کو برآمد کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آسٹریلیا' کینیڈا' ارجنٹائن' امریکہ مختلف ممالک کو گندم برآمد کرتے ہیں۔ اس کے برعکس برطانیہ' فرانس' جرمنی اور مغربی یورپ کے ممالک مشینری اور دیگر مصنوعات برآمد کرتے ہیں پس ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بین الاقوامی تجارت کے جدید نظریہ کی بنیاد دو باتوں پر ہے۔

1- مختلف ممالک میں مختلف عاملین پیدائش مختلف نسبتوں سے پائے جاتے ہیں۔
2- مختلف اشیاء کو پیدا کرنے کے لئے مختلف عاملین پیدائش کی ضرورت ہوتی ہے۔

زرعی ملک میں چونکہ محنت وافر مقدار میں پائی جاتی ہے اس لئے زراعت میں محنت کا استعمال زیادہ ہوتا ہے کیونکہ محنت کا معاوضہ کم ہوتا ہے۔ اس لئے زرعی ممالک میں جاذب محنت (Labour Intensive) طریق پیدائش اختیار کیا جاتا ہے تاکہ محنت کی کھپت زیادہ سے زیادہ ہو اور اشیاء کی پیداوار پر کم سے کم مصارف آئیں۔ اس کے برعکس صنعتی ممالک میں چونکہ سرمایہ وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے اور مزدوروں کی اُجرتیں بلند ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ ایسے طریق پیدائش اختیار کرتے ہیں جن میں سرمائے کی کھپت زیادہ سے زیادہ ہو۔ ایسے طریقوں کو ہم جاذب سرمایہ (Capital Intensive) طریق پیدائش کہتے ہیں۔

ان وجوہات کی بنا پر برٹل اوہلن نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جب تک مختلف ممالک میں مختلف عاملین پیدائش کی قیمتوں میں فرق موجود ہوگا بین الاقوامی تجارت فائدہ مند ہوگی۔ البتہ تجارت کے ذریعے یہ فرق دور کیا جا سکتا ہے اور بین الاقوامی تجارت کے ذریعے مختلف ممالک میں اشیاء کی قیمتیں ایک ہی سطح پر مقرر ہو سکتی ہیں کیونکہ جب اشیاء ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں آتی جاتی ہیں تو اس سے قیمتوں کا فرق ختم ہو سکتا ہے۔

اوہلن نے اپنے نظریہ کی بنیاد درج ذیل مفروضات پر قائم کی ہے۔

1- تمام منڈیوں میں مکمل مقابلہ رائج ہونا چاہیے۔
2- اشیاء کی پیدائش قانون استقرار حاصل کے تابع ہو۔
3- مصارف نقل و حمل برداشت نہ کرنے پڑ رہے ہوں۔
4- ہر ملک میں ہر شے کے تفاعل پیدائش ایک جیسے ہوں۔
5- مختلف ممالک میں عاملین پیدائش کی مقدار مختلف ہو۔

چونکہ یہ تمام مفروضات حقیقی دنیا میں صحیح ثابت نہیں ہوتے۔ اس لئے ان مفروضات کی روشنی میں ہیکشر اور اوہلن جو نتائج اخذ کرتے ہیں وہ بھی قطعی اور اٹل نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی تجارت کا جدید نظریہ بھی حقائق پر مبنی نہیں ہے۔

بیرونی ادائیگیوں کا توازن
(Balance of Payments)

بیرونی ادائیگیوں کے توازن کو سمجھنے کے لیے ہمیں توازن تجارت کو سمجھنا بہت ضروری ہے کیونکہ توازن تجارت بیرونی ادائیگیوں کے توازن کا ایک جز ہے جس کی وضاحت مندرجہ ذیل حصہ میں کی گئی ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

توازن تجارت (Balance of Trade)

یہ بات واضح ہے کہ مختلف ممالک ایک دوسرے کے ساتھ تجارتی لین دین کرتے ہیں اور ہر ملک اس شے کو پیدا کرتا ہے جس کی پیدائش میں مصارف نسبتاً کم آتے ہیں یا جس کو پیدا کرنا آسان ہوتا ہے اور ہر وہ شے دوسرے ممالک سے منگوالیتا ہے جو کہ اس ملک میں پیدا نہیں ہوتی یا جس کو پیدا کرنے میں مصارف نسبتاً زیادہ آتے ہیں اس طرح سے بین الاقوامی تجارت کی بنیاد پڑتی ہے۔ ملکی تجارت میں تو لین دین کیلئے ملکی کرنسی کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن بین الاقوامی لین دین کے لئے زرمبادلہ استعمال ہوتا ہے جو کہ سونے' پاؤنڈ یورو یا ڈالر کی شکل میں ہوتا ہے کیونکہ بین الاقوامی تجارت میں یہ چیزیں بین الاقوامی کرنسی کا درجہ رکھتی ہیں اور ہر ملک کے لئے قابل قبول ہیں۔ ہر ملک تجارت کرتے وقت ان کرنسیوں کو قبول کرتا ہے اور اس کے بدلے اپنی اشیاء و خدمات دینے کو تیار رہتا ہے۔ ایک ملک سال بھر میں جس قدر اشیاء برآمد کرتا ہے یعنی دوسرے ممالک کو بھیجتا ہے وہ اس کا زرمبادلہ کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اس کے برعکس وہ ملک سال بھر میں جتنی اشیاء باہر سے منگواتا ہے وہ اس کی درآمدات کہلاتی ہیں اور ان کے بدلے اسے ادائیگیاں کرنی پڑتی ہیں۔ پس ایک سال کی مدت میں ایک ملک اپنی برآمدات کے بدلے جو کچھ کماتا ہے تو اس کے مقابلے میں درآمدات کے عوض جو ادائیگیاں کرتا ہے ان دونوں کا حساب کتاب تجارت کا توازن کہلاتا ہے۔ اگر ایک ملک سال بھر میں زیادہ مالیت کی برآمدات کرتا ہے جبکہ درآمدات کی مالیت ان کے مقابلے میں کم ہوتی ہے تو اس کا توازن تجارت فاضل یا مثبت ہوگا۔ اس کے برعکس اگر سال بھر میں برآمدات کی مالیت درآمدات کے مقابلے میں کم ہو تو اس کا توازن تجارت خسارے میں ہوگا یا منفی اور غیر موافق ہوگا۔ چونکہ درآمدات اور برآمدات عام طور پر بندرگاہوں کے ذریعے ہوتی ہیں اور بندرگاہوں پر ان کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے ان میں صرف مرئی اشیاء (Visible items) شامل ہوتی ہیں یعنی جو اشیاء نظر آئیں اور جنہیں چھو سکیں وغیرہ۔ پس توازن تجارت کو ہم درآمدات و برآمدات کے توازن کی بجائے مرئی اشیاء کے توازن سے بھی موسوم کرتے ہیں۔

توازن ادائیگی (Balance of Payments)

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی ملک کی مرئی اشیاء کی درآمدات و برآمدات کے توازن کو "توازن تجارت" (Balance of Trade) کہا جاتا ہے لیکن توازن تجارت کسی ملک کے زرمبادلہ کی کل وصولی اور ادائیگی کی مکمل وضاحت نہیں کرتا کیونکہ اس کے علاوہ کچھ غیر مرئی اشیاء خدمات بھی ان مدات میں شامل ہوتی ہیں جن کی درآمد یا برآمد کی جاتی ہے اور ان پر بھی یا تو زرمبادلہ خرچ کیا جاتا ہے یا ان سے زرمبادلہ کمایا جاتا ہے یہ مدات چونکہ تجارتی اشیاء پر مشتمل نہیں ہوتیں۔ اس لئے انہیں غیر مرئی اشیاء (Invisible items) یا خدمات (Services) کہا جاتا ہے۔ یہ غیر مرئی اشیاء درج ذیل پر مشتمل ہوتی ہیں۔

1- بین الاقوامی جہاز ران کمپنیوں' بیمہ کمپنیوں اور بینکوں کے منافع جات:

(Profit of Bank's, Services, Insurance Companies and Foreign Shipping Companies):

بین الاقوامی طور پر تجارت کرنے کے لئے مختلف ممالک کی جہاز ران کمپنیاں کام کرتی ہیں جو ملک ان کمپنیوں کے ذریعے دوسرے ممالک سے اشیاء منگواتا ہے وہ انہیں زرمبادلہ کی صورت میں ادائیگی کرتا ہے اس طرح سے یہ اس ملک کا خرچ بن جاتا ہے اس کے برعکس جس ملک کی یہ کمپنیاں ہوتی ہیں اس ملک کی زرمبادلہ کی یہ کمائی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس طرح سے مختلف ممالک کے بینک اور بیمہ کمپنیاں زرمبادلہ کما کر اپنے ملک کو بھیجتی ہیں۔ جو کہ اس ملک کے لئے زرمبادلہ کی مقدار میں اضافے کا باعث بنتی ہیں مثلاً

پاکستان میں جو غیر ملکی بینک، بیمہ کمپنیاں یا تعمیراتی کمپنیاں کام کر رہی ہیں وہ یہاں سے زرمبادلہ کما کر اپنے ملک کو بھیجتی ہیں جبکہ ہمارے ملک کے جو بینک غیر ممالک میں ہیں وہ وہاں سے زرمبادلہ کما کر پاکستان بھیجتے ہیں۔

2- سیر و سیاحت کے اخراجات (Foreign Tours / Recreation): جب کسی ملک کے لوگ سیر و سیاحت کی غرض سے دوسرے ملک میں جاتے ہیں تو وہ زرمبادلہ خرچ کرتے ہیں۔ اس طرح سے یہ ایک ملک کے لئے تو زرمبادلہ کا خرچ ہوتا ہے جبکہ دوسرے ملک کے لئے زرمبادلہ کی کمائی کا ذریعہ بنتا ہے۔

3- تعلیم پر اخراجات (Expenditure on Educaticn): اگر کسی ملک کے لوگ تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لئے دوسرے ملک جائیں تو وہ زرمبادلہ خرچ کرتے ہیں جو کہ دوسرے ملک کی زرمبادلہ کی کمائی کا ذریعہ بنتا ہے مثلاً پاکستان سے ہر سال سینکڑوں طلباء تعلیم کی خاطر امریکہ، برطانیہ اور کئی دیگر ممالک میں جاتے ہیں اور غیر ممالک سے طلباء ہماری یونیورسٹیوں اور میڈیکل کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس طرح سے ہم ایک طرف زرمبادلہ خرچ کرتے ہیں تو دوسری طرف ہم زرمبادلہ کماتے بھی ہیں۔

4- علاج معالجے کے اخراجات (Health Expenditures): اگر کسی ملک کے لوگ علاج معالجے کے لئے دوسرے ممالک میں جائیں تو ان کا وہ خرچ زرمبادلہ کی صورت میں ہوتا ہے جبکہ دوسرے ممالک کے لئے وہ زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ بنتا ہے مثلاً پاکستان سے ہر سال سینکڑوں افراد علاج معالجہ کی خاطر امریکہ و برطانیہ جاتے ہیں اور زرمبادلہ خرچ کرتے ہیں۔

5- تجارتی وفود (Forign Delegates): ہر سال مختلف ممالک کے تجارتی وفود ایک دوسرے ملک میں جاتے ہیں اشیاء کی نمائش ہوتی ہے، تجارتی میلے لگتے ہیں، سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں ان پر بھی زرمبادلہ کی کثیر رقم خرچ ہوتی ہے یا زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔

6- سیاسی اُمور (Political / Diplomatic Affairs): ہر ملک نے دنیا بھر میں اپنے سفارتخانے قائم کر رکھے ہیں جو کہ اس ملک کے لئے زرمبادلہ کے خرچ کا باعث بنتے ہیں۔ اس طرح سے ہر ملک میں دنیا کے تمام ممالک کے سفارتخانے ہیں جو کہ اس ملک کے لئے زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ مثلاً پاکستان نے دنیا بھر میں سفارتخانے قائم کئے ہوئے ہیں جو کہ ہمارا زرمبادلہ کا خرچ ہے اس طرح دنیا بھر کے ممالک نے اسلام آباد میں اپنے سفارتخانے قائم کئے ہیں جو کہ ہماری کمائی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اسی طرح سے مختلف ممالک کے سیاسی وفود، سربراہان مملکت اور وزراء خارجہ اور دیگر وزراء و ارکان اسمبلی غیر ممالک کا دورہ کرتے رہتے ہیں جن پر ایک ملک زرمبادلہ خرچ کرتا ہے جبکہ دوسرا ملک زرمبادلہ کماتا ہے۔

7- غیر ملکی قرضے (Foreign Loans): اگر کسی ملک نے غیر ملک سے قرضے لئے ہوں تو ان کا سود بھی زرمبادلہ کی شکل میں ادا کرنا پڑتا ہے جو کہ اس ملک کا زرمبادلہ کا خرچ ہوتا ہے جبکہ دیئے گئے قرضوں کے سود کی وصولی بیرونی کمائی میں شامل ہوتی ہے۔

8- غیر ملکی امداد (Foreign Aid): اگر کسی ملک کو غیر ملکی امداد حاصل ہو جائے تو وہ اس کے زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ بنتی ہے مثلاً پاکستان ہر سال کسی نہ کسی صورت میں غیر ملکی امداد حاصل کرتا ہے۔

9- افرادی قوت کی غیر ملکی ترسیلات (Foreign Remittances): اگر کسی ملک کے لوگ دوسرے ممالک میں جا کر کام کریں تو وہاں سے وہ اپنی کمائی کو زرمبادلہ کی شکل میں بھیجتے ہیں جو کہ اس ملک کے لئے زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ بنتا ہے پاکستان کے لاکھوں افراد غیر ممالک میں کام کر رہے ہیں۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

وہ ہر سال اربوں روپے زرمبادلہ کی شکل میں پاکستان بھیجتے ہیں۔ اُوپر بیان کی گئی تمام ترمدات غیر مرئی ہوتی ہیں کیونکہ ان کا تعلق تجارت سے نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کا اندراج بندرگاہوں پر کیا جاتا ہے لیکن چونکہ ملک کے زرمبادلہ کمانے یا خرچ کرنے میں ان کا برابر کا ہاتھ ہوتا ہے اسی لئے کسی ملک کے سال بھر کے زرمبادلہ کمانے اور خرچ کرنے کے کل تخمینے میں انہیں شامل کیا گیا ہے پس توازن ادائیگی کسی ملک کے زرمبادلہ کمانے اور خرچ کرنے کی صحیح صورتحال کی وضاحت کرتا ہے کہ کسی ملک نے تمام مختلف ذرائع سے سال بھر میں کس قدر زرمبادلہ کمایا اور انہی ذرائع پر کس قدر خرچ کیا۔ اگر سال بھر کی زرمبادلہ کی کل وصولیوں کی مقدار ادائیگیوں سے زیادہ ہو تو اس ملک کی ادائیگیوں کا توازن فاضل (Surplus) ہوتا ہے اور اگر کل وصولیاں ادائیگیوں سے کم ہوں تو ادائیگیوں کا توازن خسارے (Deficit) میں ہوتا ہے۔

ڈلبرٹ اے سنائیڈر (Dilbert A.Snider) ''توازن ادائیگی کی تعریف اس طرح کرتے ہیں'' توازن ادائیگی سے مراد اشیاء و خدمات کے تمام مبادلات اور انتقالات کی قدر زر اور قرضے یا ملکیت کا مجموعہ ہے جن کی باشندوں' کاروباری لوگوں' حکومت اور ملک کے دیگر اداروں اور باقی دنیا کے درمیان ایک مدت کے لئے مناسب طور پر قسم بندی کی گئی ہو۔''

پروفیسر کنڈل برگر (Kindleberger) لکھتے ہیں۔

''ادائیگیوں کے توازن سے مراد معاشی لین دین کا ایسا باقاعدہ ریکارڈ ہوتا ہے جو کسی ایک ملک کے باشندے دیگر غیر ممالک کے باشندوں سے کرتے ہیں۔''

برطانوی معیشت دان میڈ (J.E.Meade) نے اپنی کتاب توازن تجارت (Balance of Payments) میں مرئی اور غیر مرئی دونوں اشیاء کو توازن تجارت میں شامل کیا ہے۔ اس لئے وہ انہیں تجارتی مدات (Trade items) قرار دیتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے ممالک سے جو قرضے اور عطیات وصول کئے جاتے ہیں یا انہیں دیئے جاتے ہیں انہیں وہ انتقالی مدات (Transfer items) قرار دیتا ہے۔ پروفیسر میڈ کے مطابق توازن ادائیگی کا دارومدار تجارتی مدات پر ہوتا ہے۔

پروفیسر سیموئیل سن (Samuelson) کے نزدیک'' وہ تمام معاشی لین دین جن کے باعث غیر ملکی زرمبادلہ خرچ ہوتا یا حاصل ہوتا ہے توازن ادائیگی کہلاتا ہے۔''

بین الاقوامی مالی فنڈ کے مطابق کسی ملک کے توازن ادائیگی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1- حساب رواں یا چلنت حساب (Current Account) 2- حساب سرمایہ (Capital Account)

1- حساب رواں (Current Account): حساب رواں میں اشیاء و خدمات کے اس لین دین کو شامل کیا جاتا ہے جس کے بدلے ادائیگیاں اور وصولیاں سال رواں کے دوران ہی کرنی پڑتی ہیں۔ اس حساب میں نجی سامان تجارت' غیر مرئی مدات' نقل و حمل کے اخراجات' سیاحت کے اخراجات' نجی تحائف سرمایہ کاری پر آمدنی وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ سامان جنگ کی خرید و فروخت اور سرکاری امداد و گرانٹ بھی شامل ہوتی ہے۔

2- حساب سرمایہ (Capital Account): حساب سرمایہ میں کئی سال کے دوران طویل عرصے کے لئے بیرونی ممالک کی جانب سرمایہ کی حرکت پذیری (Out flow) یا دوسرے ممالک سے اس ملک کی جانب سرمایہ کی حرکت پذیری (Inflow) کو شامل کیا جاتا ہے پس اگر کسی وجہ سے چلنت حساب میں خسارہ پیدا ہو جائے یعنی کل وصولیاں کل ادائیگیوں سے کم رہ جائیں تو اسے حساب سرمایہ سے پورا کیا جاتا ہے یعنی دوسرے ممالک سے غیر ملکی امداد اور قرضے لے کر اس خسارے کو پورا کر لیا جاتا ہے۔ کسی ملک کے توازن ادائیگی کی صورتحال جاننے کے لئے حساب رواں اور حساب سرمایہ کی کل وصولیوں اور ادائیگیوں کے'' خالص توازن'' کو ہی جدید معیشت دان بنیادی توازن قرار دیتے ہیں اگر ان دونوں حسابات کی کل وصولیاں ادائیگیوں سے زیادہ ہوں گی تو ادائیگیوں کا توازن فاضل ہوگا ورنہ یہ خسارے میں ہوگا۔

بعض معیشت دان انہی مدّات کو مندرجہ ذیل صورتوں میں بھی بیان کرتے ہیں۔

1- خوداختیار مدّات (Autonomous items): ان سے مراد وہ وصولیاں اور ادائیگیاں ہوتی ہیں جو عام اشیاء و خدمات کی باہمی تجارت یا انتقالی رقوم پر مشتمل ہوتی ہیں مثلاً برآمدات، درآمدات، عطیات، تحائف اور سرمائے کی حرکت پذیری وغیرہ۔

2- توازن آور مدّات (Accomodating items): ان سے مراد وہ مدّات ہیں جو کہ خوداختیار مدّات کے پیدا کردہ خلا کو پورا کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ مثلاً اگر خوداختیار مدّات کا توازن بگڑ جائے تو انہیں توازن آور مدّات کی مدد سے پورا کیا جاتا ہے۔ توازن آور مدّات مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مرکزی بینک کے پاس موجود سونے کی مقدار یا غیر ملکی کرنسی کی مقدار یا غیر ملکی امداد اور قرضے جو کہ توازن ادائیگی کے خسارے کو پورا کرنے کے لئے حاصل کئے جاتے ہیں۔

گلوبلائزیشن (عالمگیریت) (Globalization)

گلوبلائزیشن (عالمگیریت) کا عمل قرونِ وسطیٰ میں یورپ سے اس وقت شروع ہوا جب سائنسی، معاشی اور معاشرتی طور پر یورپ میں نشاط ثانیہ ہوئی۔ جدید مؤرخ گلوبلائزیشن کے عمل کی کئی مراحل میں وضاحت کرتے ہیں۔ اس کا پہلا مرحلہ 1870ء سے 1913ء کے درمیان تک کا ہے جس میں سرمایہ اور محنت کی وسیع پیمانے پر حرکت پذیری، تجارتی گرم بازاری اور سب سے اہم عنصر ذرائع رسل و رسائل کے مصارف میں ڈرامائی انداز تک کی شامل تھیں۔ ان تمام وجوہات کی بناء پر تجارت اور معاشرت میں بڑے پیمانے پر انضمام دیکھنے میں آیا۔ جبکہ آزاد تجارت کی بناء پر گلوبلائزیشن کے اس مرحلہ کا اختتام پہلی جنگ عظیم کے آغاز سے ہوا اور 1930ء کی دہائی میں یہ عمل نہ صرف رُک گیا بلکہ اُلٹا ہونا شروع ہو گیا۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد گلوبلائزیشن کی دوسری لہر شروع ہوئی۔ یہ عرصہ دو مختلف مراحل پر مشتمل تھا۔ پہلا عرصہ 1945ء سے 1973ء تک مشتمل تھا۔ پہلا مرحلہ تو وہ تھا جو کہ برٹین ووڈ (Bretton Woods) نے 1944ء میں قائم کیا اور 1970ء کی دہائی میں ہونے والے واقعات نے اس تمام فریم ورک کو ہلا کر رکھ دیا جو کہ برٹین ووڈ نے قائم کیا تھا۔ یہ دوسرے مرحلے کا آغاز تھا جس میں تیل کا بحران، معاشی تنظیموں کے بدلتے ہوئے ماڈلز، ترقی یافتہ ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی تجارت و پیداوار وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

گلوبلائزیشن کا تیسرا دور بیسویں صدی کے آخری چوتھائی میں دیکھنے میں آیا جس میں آزاد تجارت، بین الاقوامی کارپوریشن (MNCS) کا بڑھتا ہوا کردار، سرمایہ اور صنعت کی بڑھتی ہوئی حرکت پذیری، اور ان سب سے بڑھ کر ٹیکنالوجی کا انقلاب ہے جس نے فاصلے ختم کر کے دنیا کو ایک گلوبل ویلج (Global village) بنا دیا۔ اس میں ٹیلی کمیونیکیشن (Tele Communication) سب سے اہم ہے۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ نے تجارتی اور ثقافتی دنیا کے لیے نئی راہیں کھول دیں جس سے ترقی کے بے پناہ مواقع تمام لوگوں کو میسر آ گئے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے تمام لوگوں کے لیے معلومات کی رسائی نہ صرف ممکن بنا دی بلکہ کم ترین وقت اور مصارف کے ساتھ۔

لہٰذا اس تمہید کے بعد اب ہم گلوبلائزیشن کی تعریف بیان کرتے ہیں۔

It can be defined as "a historical process driven by (i) Technological factors such as the development of computers and inter net reducing distance between people and between goods in terms of both space and time (ii) Political factors namely the demise of former communist Bloc

making world unipolar (iii) Economic factors leading to free-market oriented economic policies and individual behaviour."

آسان الفاظ میں ہم گلوبلائزیشن کی تعریف یوں کر سکتے ہیں۔

"Increasing Integration among the different countries of the world in political, social and Economic dimensions is known as Globalization."

"دنیا کے مختلف ممالک کے درمیان سیاسی، معاشرتی اور معاشی میدان میں بڑھتا ہوا انضمام گلوبلائزیشن کہلاتا ہے۔"

گلوبلائزیشن کے فوائد (Advantages of Globalization)

مختصراً ہم گلوبلائزیشن کی خصوصیات کو یوں بیان کر سکتے ہیں۔

(i) آزادانہ تجارت نہ صرف ترقی یافتہ ممالک کے درمیان بلکہ کم ترقی یافتہ اور ترقی یافتہ ممالک کے مابین بھی اس سے قیمتوں کو بھی استحکام نصیب ہوتا ہے۔

(ii) آزاد منڈیوں کا قیام جس میں سرمایہ، محنت اور ذرائع کی آزادانہ حرکت پذیری ہو۔ یہ حرکت پذیری نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی ہو سکتی ہے۔ اس سے لاگت پیدائش بھی کم ہوتی ہے۔

(iii) حکومت کی معاشی معاملات میں عدم مداخلت جس میں اداروں کی نج کاری (Privatization) اور مالیاتی زری پالیسی کا کم سے کم استعمال شامل ہیں۔

(iv) ڈی ریگولیشن (De-regulation) اور Devolution of Power بھی گلوبلائزیشن کے عمل کا حصہ ہیں۔ اس سے اجارہ داریوں کا خاتمہ ممکن ہے۔ میڈیا کی آزادی اور اظہار خیال کی آزادی بھی اس عمل کا اہم حصہ ہے۔

(v) اشیاء کا معیار بہتر ہوتا ہے۔ نیز صارفین کی پسند، معیار اور رہن سہن میں بہتری آتی ہے۔

(vi) پیمانہ بھیر کی کفائتیں (Economies) حاصل ہوتی ہیں اور تخصیص کار (Specialization) سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے۔

(vii) جدیدیت، نئی ایجادات اور دریافتوں سے ترقی کی نئی راہیں کھلتی ہیں۔ ترقیاتی کام تیز ہو سکتے ہیں اور روزگار کے مواقع میسر آتے ہیں۔

(viii) تعلیم و تربیت، تجربہ، ریسرچ اور تکنیکی مہارت میں مثبت پیش رفت ہوتی ہے۔ جس سے معاشی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے میں مدد ملتی ہے۔

گلوبلائزیشن کے نقصانات
(Disadvantages of Globalization)

دنیا میں جہاں عالمگیریت یا گلابلائزیشن نے فائدے پہنچائے ہیں۔ وہاں اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

(i) گلابلائزیشن کی وجہ سے ترقی یافتہ ممالک جدید ٹیکنالوجی کم ترقی یافتہ ممالک کو منتقل کر دیتے ہیں اس طرح پیدائش دولت کے عمل میں انسانی محنت کا عمل دخل بہت کم ہو کر رہ گیا ہے جو ترقی پذیر ممالک میں بے روزگاری کی وجہ بن رہا ہے۔

(ii) عالمگیریت کی وجہ سے جنگ کے خطرات پیدا ہو رہے ہیں کیونکہ عالمی سطح پر مقابلے کے باعث ممالک ایک دوسرے کے حریف بن رہے ہیں۔

(iii) ترقی پذیر ممالک کی صنعتیں غیر ملکی مقابلے کے باعث دن بہ دن تنزلی کا شکار ہو رہی ہیں۔

(iv) گلابلائزیشن کی بدولت ممالک کی اندرونی سطح پر قدر زر میں کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ان ممالک کی درآمدات مہنگی اور برآمدات سستی ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس صورت حال میں ان ممالک کے توازن ادائیگی میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

کثیر المملکتی کارپوریشنز (Multi-National Corporations(MNCS))

کثیر المملکتی کارپوریشن سے مراد ایک ایسی کاروباری کمپنی ہے جو ایک ملک سے زائد ممالک میں اشیاء کو پیدا کرتی ہے۔ یہ کمپنیاں پوری دنیا کو اپنی منڈی تصور کرتی ہیں۔ یہ کمپنیاں دوسرے ممالک میں سرمایہ ٹیکنالوجی، انتظامی مہارت اور مارکیٹنگ کی مہارت دوسرے ممالک میں منتقل کرتی ہیں تاکہ دوسرے ممالک میں اشیاء کو پیدا کیا جا سکے۔ پروفیسر رے ماونڈ (Raymond) کے مطابق "کثیر المملکتی کارپوریشن ایک ایسا کاروباری ادارہ ہے جس نے چھ یا اس سے زائد ممالک میں سرمایہ کاری کر رکھی ہو۔"

بین الاممالکتی کارپوریشنز کی ایک خاص تنظیمی نوعیت ہوتی ہے۔ ان اداروں کی دیگر ممالک میں ذیلی فرمیں ہوتی ہیں وہ یا تو براہ راست مکمل طور پر ان کی ملکیت میں ہوتی ہیں یا یہ فرمیں مشترکہ کوششوں کے تحت چلائی جاتی ہیں۔ جن میں بیرونی سرمایہ کاروں کے ساتھ ملکی سرمایہ کاری یا حکومت شامل ہوتی ہے۔ (MNCS) میں بڑے بڑے فیصلے ہیڈ کوارٹر کی سطح پر کیے جاتے ہیں۔ تاہم ہر کمپنی کا ڈھانچہ مختلف ہوتا ہے۔

بین الاممالکتی کارپوریشنز بہت سی صورتوں میں لچکدار اور حرکت پذیر دیکھنے میں آتی ہیں لیکن کچھ ادارے صرف مخصوص ممالک کے ساتھ ہی منسلک رہتے ہیں۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان ممالک سے انہیں خام مال حاصل ہوتا ہے یا پھر سستی محنت۔

MNCS کے حق میں دلائل (Advantages):

(i) وسائل کے وقفے کو دور کرنا۔
(ii) جدید ٹیکنالوجی کا استعمال۔
(iii) غریب ممالک کے وسائل کا بہتر استعمال۔
(iv) روزگار میں اضافہ۔
(v) ملک کی آمدنی میں اضافہ۔
(vi) ملکی ذہانت کا بہتر استعمال۔
(vii) محنت کی استعداد کار، قوتِ پیداواری میں اضافہ اور قوتِ خرید میں اضافہ۔
(viii) بین الاقوامی تعلقات عام اور امن کا قیام۔
(ix) ضروریات زندگی کی کم قیمت پر دستیابی۔
(x) معیشت کے تمام شعبوں کا غیر ملکی سرمایہ کاری سے استفادہ۔

MNCS کا منفی کردار (Dis-advantages):

(i) کاروبار میں اجارہ داریوں کا قیام۔
(ii) صرف مخصوص شعبوں میں سرمایہ کاری۔ نئی صنعتوں کے قیام کا جمود۔
(iii) سرمائے کا بیرونی ممالک کو انخلاء۔ (Outflow of Capital)
(iv) وسائل کا ناجائز اور بے جا استعمال۔
(v) بیشتر منافع کی بیرون ملک منتقلی۔
(vi) مزدوروں کا استحصال۔
(vii) میزبان ممالک کے سرمایہ کاروں سے بیرونی سرمایہ کاروں کا سخت مقابلہ۔
(viii) سیاسی اثر و رسوخ سے ملکی ٹیکس اور متفرق چارجز کی عدم ادائیگی۔

(ix) اشیاء کی بلند قیمتوں کی وصولی سے صارفین کا استحصال۔

(x) سماجی اور اخلاقی برائیوں کا پھیلاؤ۔

(xi) عالمی کنٹرول کا نہ ہونا۔

ٹرانس نیشنل کارپوریشنز (Tranasnational Corporation (TNC's))

ان کا کام کثیر المملکتی کارپوریشنوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہوتا ہے۔ نیز ان کی حیثیت ایک نمائندہ ادارے کی ہوتی ہے۔

فرائض (Functions)

-1 حکومت کو مقامی طور پر حاصل ہونے والے خام مال کی ترغیب دینا تا کہ زرمبادلہ کے استعمال میں کفایت ہو سکے۔

-2 کثیر المملکتی کارپوریشنوں کو اس بات پر راضی یا مجبور کرنا کہ وہ مؤثر اور قابل عمل تامین (Protection) کی پالیسی پر عمل پیرا ہو سکیں۔

-3 ان کارپوریشنز کو کام کرنے کی اجازت دلانے کی کوشش کرنا جو کہ برآمدات کے فروغ اور درآمدات کے بدل تیار کر سکیں۔

-4 حکومت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ بقایاجات' ڈیوٹی' ٹیکس' سرچارجز وغیرہ ادا کرنے کے بعد یہ کارپوریشنز اپنا منافع غیر ممالک بھیج سکیں۔

-5 آہستہ آہستہ اشیاء فروخت کرنے والی کارپوریشنز سے کاروباری حقوق ملکی تحویل میں لے کر انہیں اشیاء کی مناسب قیمت (Fair price) ادا کر دی جائے۔

عالمی تجارتی تنظیم (WTO)
(World Trade Organization)

عالمی تجارتی تنظیم کا قیام یکم جنوری 1995ء کو (Gatt) کو ختم کر کے ہوا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر جنیوا (سوئیٹزرلینڈ) میں واقع اس کے کل ممبر ممالک کی تعداد تقریباً 148 ہے اور اس کا سالانہ بجٹ 122 ملین سوئس فرانک ہے۔ یہ سطح عالمی تجارتی قوانین کی دیکھ بھال اور ان کو مختلف ممالک کے درمیان لاگو کرنے کے لیے عمل میں لائی گئی ہے۔

عالمی تجارتی تنظیم کے فرائض (Functions of WTO)

اس کے مندرجہ ذیل فرائض ہیں۔

(i) یہ مختلف ممالک کے درمیان تجارت اور ٹیرف کے معاملات کو طے کرنے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے۔

(ii) یہ ان معاملات سے اُٹھنے والے مسائل کو حل بھی کرتی ہے۔

(iii) یہ ممبر ممالک کی تجارتی پالیسیوں کی چھان بین اور دیکھ بھال کرتی ہے۔

(iv) یہ کم ترقی یافتہ ممالک کو تکنیکی مدد اور ٹریننگ بھی مہیا کرتی ہے۔

(v) یہ اُن تجارتی معاہدوں کی بھی پاس داری کرواتی ہے جو کہ پہلے سے دستخط شدہ ہیں۔

(vi) یہ دنیا کی تمام عالمی تنظیموں جو کہ تجارت سے متعلقہ ہیں میں تعاون پیدا کرتی ہے۔

عالمی تجارتی ادارے کے فوائد (Merits of WTO)

1- یہ ادارہ تجارت میں شریک ممالک کے درمیان پیدا ہونے والے مسائل کو حل کرتا ہے جس سے معاشی ترقی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

2- عالمی تجارتی ادارے کی بدولت ممبر ممالک کے درمیان امن وسلامتی قائم رہتے ہیں جو تجارت کو فروغ دینے کا باعث بنتے ہیں۔

3- عالمی تجارتی ادارے کی بدولت ترقی پذیر ممالک معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔

4- ہر قسم کے کوٹے سے آزادی کی بدولت گاہکوں کو اشیاء سستے داموں میسر ہوتی ہیں۔

5- آزادانہ تجارت سے معاشی فلاح میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ ممبر ممالک ان چیزوں کی پیداوار میں تخصیص حاصل کر لیتے ہیں جن کی پیداواری لاگت کم ہوتی ہے۔

6- عالمی تجارتی ادارے کی پابندیوں اور باہمی تعاون کی بدولت ممالک میں تجارتی جنگ کے آثار نہیں ہوتے۔

7- اس ادارے کی تکنیکی مدد اور ٹریننگ کی بدولت لوگوں کی آمدنیاں بڑھتی ہیں جس سے معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔

8- اس ادارے کی وجہ سے کم ترقی یافتہ ممالک کی تجارت کو فروغ ملتا ہے۔

9- تجارتی معاہدوں کی پاسداری سے تجارت کے بہتر مواقع میسر آتے ہیں۔

10- تمام عالمی تنظیموں میں تعاون کی وجہ سے اجارہ داریوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

عالمی تجارتی ادارے کے نقصانات (Demrits of WTO)

1- تمام ممبر ممالک عالمی تجارتی ادارے کی پالیسیوں اور معاہدوں کو اپنانے کے پابند ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ترقی پذیر ممالک کے معاشی حالات بگڑ جاتے ہیں۔

2- عالمی تجارتی ادارے کے قوانین کے مطابق ٹیرف کو کم کر دینے سے ٹیکس کی مد وصولیاں کم ہو جاتی ہیں۔

3- آزادانہ تجارت کی بدولت نئی صنعتوں کا قیام مشکل ہو جاتا ہے وہ بین الاقوامی اشیاء کی منڈی میں مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں آپاتیں اور ختم ہو جاتی ہیں۔

4- عالمی ادارے کے اصول اور معاہدے کثیر الملکتی فرموں کے حق میں ہوتے ہیں۔

5- آزادانہ تجارت کی وجہ سے ہر طرح کی اشیاء کی درآمد بڑھ جاتی ہے جس سے ثقافتی اور سماجی تبدیلیاں جنم لیتی ہیں یہ معاشرتی تبدیلیاں مذہبی روایات کے کمزور ہونے کا باعث بنتی ہیں۔

6- بین الاقوامی منڈی میں آزادانہ تجارت کی وجہ سے مادیت بڑھ جاتی ہے جو معاشرتی روایات اور باہمی رشتوں کے کمزور ہونے کا باعث بنتی ہے۔

اہم مشقی سوالات

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں آنے والے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

معروضی سوالات: Objective Questions

1- ایک ملک دوسرے ملک سے وہ اشیاء درآمد کرتا ہے جو کہ:
(ا) معیاری ہوتی ہیں (ب) قیمتی ہوتی ہیں **(ج) سستی دستیاب ہوتی ہیں ✓** (د) آسائش کا باعث بنتی ہیں

2- بین الاقوامی تجارت کا کلی برتری کا نظریہ کس نے پیش کیا؟ (ملتان بورڈ 19-2014، ساہیوال بورڈ 2019)
(ا) ڈیوڈ ریکارڈو (ب) مالتھس (ج) لارڈ کینز **(د) ایڈم سمتھ ✓**

3- ڈیوڈ ریکارڈو نے اپنے نظریے کی بنیاد رکھی۔
(ا) تقابلی مصارف پر ✓ (ب) یکساں مصارف پر (ج) کم از کم مصارف پر

4- نظریہ تقابلی مصارف کی بنیاد رکھی گئی۔ (لاہور بورڈ 2017)
(ا) قانون طلب پر (ب) قانون رسد پر **(ج) قدر کے نظریہ محنت پر ✓** (د) قانون استبدال پر

5- ملکی صنعتوں کو غیر ملکی مقابلہ سے بچانے کے لئے کونسی پالیسی اختیار کی جاتی ہے۔ (ملتان بورڈ 18-2017)
(ا) تجارتی پالیسی **(ب) تامین کی پالیسی ✓** (ج) مالیاتی پالیسی (د) زری پالیسی

6- اگر درآمدات پر ٹیکس عائد کر دیا جائے تو:
(ا) درآمدات میں اضافہ ہو جاتا ہے **(ب) درآمدات میں کمی آ جاتی ہے ✓**
(ج) درآمدات کی مقدار میں کوئی فرق نہیں پڑتا

7- تجارت کے جدید نظریہ کے مطابق زرعی ممالک کو کونسا طریقہ اپنانا چاہیے۔
(ا) جاذب محنت کا طریقہ ✓ (ب) جاذب سرمایہ کا طریقہ (ج) متوازن طریقہ

8- کلاسیکی نظریہ تجارت کے مطابق پیداواری لاگت مشتمل ہوتی ہے:
(ا) محنت کی اُجرت پر ✓ (ب) محنت اور سرمائے کی لاگت پر (ج) تمام عاملین پیدائش کے معاوضوں پر

9- تقابلی برتری (فائدے) کے قانون کی قریب ترین صورت:
(ا) پاکستان کی بنگلہ دیش سے پٹ سن کی درآمد (ب) پاکستان کی سری لنکا سے چائے کی درآمد
(ج) پاکستان کی چین سے سامان سٹیشنری کی درآمد ✓ (د) پاکستان کی امریکہ سے F.16 کی درآمد

10- تامین کی پالیسی کا بنیادی مقصد ہوتا ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2016)
(ا) برآمدات میں اضافہ (ب) زیادہ زرمبادلہ کا حصول
(ج) نوزائیدہ صنعتوں کا تحفظ ✓ (د) بین الاقوامی تجارت کی وسعت

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

11- اگر ملک میں زرمبادلہ کے ذخائر وافر مقدار میں موجود ہوں تو کیسی تجارتی پالیسی اختیار کی جاتی ہے۔
(ا) آزاد ✓ (ب) پابند (ج) محتاط (د) محدود

12- ملکی کرنسی کی بیرونی قدر کم کرنے سے:
(ا) برآمدات میں اضافہ ہوتا ہے (ب) درآمدات میں اضافہ ہوتا ہے
(ج) برآمدات کم ہو جاتی ہیں (د) برآمدات میں اضافہ اور درآمدات میں کمی واقع ہوتی ہے۔✓

13- توازن تجارت سے مراد ہے کسی ملک کی:
(ا) مرئی اشیاء کی درآمدات اور برآمدات کا توازن ✓ (ب) غیر مرئی اشیاء کی درآمدات اور برآمدات کا توازن
(ج) مرئی اور غیر مرئی دونوں قسم کی اشیاء کی درآمدات اور برآمدات کا توازن

14- جس کانفرنس میں بین الاقوامی زری فنڈ (I.M.F) کا قیام عمل میں آیا وہ کس مقام پر ہوئی۔
(ا) نیویارک (ب) کولمبو (ج) برٹن وڈ ✓ (د) لندن

15- غیر ملکی ترسیلات کس مد میں شامل ہوتی ہیں۔
(ا) مرئی مدات ✓ (ب) غیر مرئی مدات (ج) غیر ملکی مداد (د) انتقالی ادائیگیاں

16- بین الاقوامی زری فنڈ کے مطابق کسی ملک کے توازن ادائیگی کو تقسیم کیا گیا ہے۔
(ا) دو حصوں میں ✓ (ب) تین حصوں میں (ج) چار حصوں میں (د) تقسیم نہیں کیا گیا

17- بین الاقوامی زری فنڈ (I.M.F) کا قیام کب عمل میں آیا۔
(ا) 1941ء (ب) 1944ء ✓ (ج) 1946ء (د) 1951ء

18- سیاسی تجارتی وفود کے اخراجات کس مد میں شامل ہوتے ہیں۔
(ا) توازن ادائیگی ✓ (ب) توازن تجارت (ج) حساب سرمایہ (د) توازن آور مدات

19- کس کے تحت ادائیگیوں کا توازن خود بخود درست ہوتا رہتا ہے۔
(ا) معین شرح مبادلہ (ب) لچکدار شرح مبادلہ ✓ (ج) بینکنگ کا اصول (د) سرمایہ دارانہ نظام معیشت

20- حکومت کی برآمدی اور درآمدی پالیسی کہلاتی ہے:
(ا) زری پالیسی (ب) مالیاتی پالیسی (ج) تجارتی پالیسی ✓ (د) فنانس پالیسی

21- توازن تجارت میں خسارہ
(ا) برآمدات > درآمدات (ب) برآمدات < درآمدات ✓
(ج) برآمدات = درآمدات (د) برآمدات ≥ درآمدات

22- توازن تجارت میں شامل ہوتی ہیں: (ڈی جی خان 17-2016)
(ا) غیر مرئی اشیاء (ب) مرئی اشیاء ✓ (ج) غیر مرئی و مرئی اشیاء (د) خدمات

23- بین الاقوامی تجارت کا تقابلی مصارف کا نظریہ ..... نے پیش کیا: (ملتان بورڈ 2014)
(ا) فشر (ب) ریکارڈو ✓ (ج) آدم سمتھ (د) پیگو نے

24- توازن ادائیگی کو کس ٹیکس سے بہتر کیا جا سکتا ہے: (ساہیوال بورڈ 2018)
(ا) انکم ٹیکس (ب) کسٹم ڈیوٹی ✓ (ج) تحفہ ٹیکس (د) دولت ٹیکس

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

25- بین الاقوامی تجارت کی بنیادی وجہ کیا ہے:
(ا) تخصیص کار ✓ (ب) منافع جات (ج) اشیاوخدمات کی پیداوار (د) باہمی تعاون

26- کسی ملک میں سال بھر کے دوران صرف مرئی اشیاء کی درآمدات و برآمدات کا شماریاتی ریکارڈ کہلاتی ہے۔
(ا) توازن ادائیگی (ب) توازن تجارت ✓ (ج) مواقف توازن (د) غیر مواقف توازن

27- ادائیگیوں کے توازن میں خسارہ کو دور کرنے میں کونسا ادارہ مدد فراہم کرتا ہے؟
(ا) عالمی مالیاتی فنڈ ✓ (ب) عالمی تجارت تنظیم (ج) عالمی بینک (د) اقوام متحدہ

28- کرنسیوں کی شرح مبادلہ کا تعین کرتا ہے۔
(ا) اقوام متحدہ (ب) عالمی مالیاتی فنڈ (IMF) ✓ (ج) عالمی تجارتی تنظیم (د) ایشائی بنک

29- تجارت میں تامین کی پالیسی سے مراد ہے۔
(ا) تجارت میں آسانی پیدا کرنا (ب) ملکی صنعت کو تحفظ دینا ✓
(ج) غیر ملکی صنعت کو تحفظ دینا (د) برآمدات کو زیادہ کرنا

30- غیر مرئی اشیاء میں شامل ہے۔
(ا) خدمات ✓ (ب) پھول (ج) کاغذ (د) کاٹن

31- عالمی تجارتی ادارے کا نام ہے۔
(ا) IMP (ب) GATT (ج) World Bank (د) WTO ✓

32- بین الاقوامی تجارت کا جدید نظریہ پیش کیا تھا۔ (ساہیوال بورڈ 2014)
(ا) ریکارڈو نے (ب) مارشل نے (ج) ایلی ہیکشر نے ✓ (د) کینیز نے

33- توازن ادائیگیاں سالانہ شماریاتی ریکارڈ ہے۔ (ملتان بورڈ 2014)
(ا) مرئی اشیاء کا (ب) غیر مرئی اشیاء کا (ج) مرئی اور غیر مرائی اشیاء کا ✓ (د) قرضوں کا

34- بین الاقوامی تجارت کے کلاسیکی نظریے کی بنیاد کس نے رکھی؟ (ساہیوال بورڈ 2014)
(ا) مارشل (ب) کینز (ج) ریکارڈ (د) آدم سمتھ ✓

35- غیر مرئی مدات ہیں۔ (ساہیوال بورڈ 2015)
(ا) سیر و سیاحت ✓ (ب) چاول (ج) گندم (د) کھاد

36- ذیل میں سے ایک قانون کے تحت نظریہ تقابلی مصارف میں پیداوار متعین ہوتی ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2014)
(ا) قانون بکثیر حاصل (ب) قانون بکثیر مصارف
(ج) قانون تقلیل مصارف (د) قانون استقرار حاصل ✓

37- توازن ادائیگی میں شامل ہوتی ہیں۔ (ملتان بورڈ 2015، لاہور بورڈ 2017)
(ا) خدمات (ب) اشیاء (ج) مادی دولت (د) اشیاء وخدمات ✓

38- W.T.O کا بنیادی مقصد کو فروغ دینا ہے۔ (ملتان بورڈ 2016)
(ا) مالیاتی پالیسی (ب) تامین کی پالیسی (ج) آزاد تجارتی پالیسی ✓ (د) زرعی پالیسی

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

39- بین الاقوامی تجارت میں نقل پذیر نہیں ہے۔ (ملتان بورڈ 2018)
(ا) محنت ✓ (ب) زمین (ج) سرمایہ (د) اشیاوخدمات

40- کلی برتری کا نظریہ پیش کیا۔ (ملتان بورڈ 2015)
(ا) ڈیوڈ ریکارڈو (ب) مارشل (ج) آدم سمتھ ✓ (د) آر۔ہکس

41- ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر اشیاء وخدمات کی نقل وحرکت کہلاتی ہے۔ (ملتان بورڈ 2019)
(ا) بین الاقوامی تجارت (ب) ملکی تجارت ✓ (ج) علاقائی تجارت (د) مقامی تجارت

Descriptive Part انشائیہ

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں پوچھے جانے والے مختصر سوالات (Short Questions) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

پارٹ 1: مختصر بیانیہ سوالات بمعہ جوابات (Short Notes)

سوال 1: تین سطور میں "ملکی تجارت" کا مفہوم بیان کریں؟ (ساہیوال بورڈ 18-17-2014، ڈی جی خاں 2017)

جواب: اگر اشیاء کا لین دین اندرون ملک ہی ایک علاقے سے دوسرے علاقے یا ملک کے ایک حصے سے دوسرے حصہ میں ہو تو اسے ملکی تجارت کا نام دیا جاتا ہے۔ مثلاً سرگودھا کے تاجر لاہور سے یا پشاور کے تاجر کراچی سے اشیا خرید لائیں۔

سوال 2: بین الاقوامی تجارت کسے کہتے ہیں؟ (ساہیوال بورڈ 2014، ملتان بورڈ 18-2015)

جواب: ایسی تجارت جو دو ممالک یا مختلف ممالک کے درمیان ہو اسے غیر ملکی تجارت/ بین الاقوامی تجارت کہا جاتا ہے۔ مثلاً پاکستان کپڑا، چاول، کپاس وغیرہ غیر ممالک کو برآمد کرتا ہے اور اشیائے سرمایہ، مشینری، صنعتی خام مال، ادویات وغیرہ دوسرے ممالک سے درآمد کی جاتی ہیں۔

سوال 3: ملکی اور غیر ملکی تجارت میں دو باتوں کا فرق بتائیں؟ (ڈی جی خان 2019)

جواب: 1- کرنسی کا فرق 2- محنت اور سرمائے کی نقل پذیری میں فرق

سوال 4: بین الاقوامی تجارت کے چار اہم فوائد بتائیں؟ (ساہیوال بورڈ 2014، ملتان بورڈ 2015، ڈی جی خان 18-2017)

جواب: 1- ضروریات زندگی کی فراہمی 2- معاشی ترقی میں مددگار
3- بڑے پیمانہ کی پیدائش کے فوائد 4- دفاعی ضروریات کا حصول

سوال 5: غیر ملکی تجارت کے چار نقصانات لکھیں؟ (ملتان بورڈ 2018، ڈی جی خان 2019)

جواب: 1- دوسرے ممالک کی محتاجی 2- غیر ملکی مقابلہ
3- مضر صحت اشیاء کی درآمد 4- ترقی یافتہ ممالک پر انحصار اور آزادی کو خطرہ

سوال 6: بین الاقوامی تجارت کے کلاسیکی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: کلاسکی معیشت دانوں نے بین الاقوامی تجارت کے بارے میں درج ذیل انداز فکر اپنایا ہے۔
1- ایڈم سمتھ نے اپنے نظریہ کی بنیاد "کلی برتری" پر رکھی ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

2- ڈیوڈ ریکارڈو نے اپنے نظریہ کی بنیاد ''تقابلی مصارف'' یا ''موازنہ مصارف'' پر رکھی ہے۔
3- کلاسکی ماہرین نے اپنے نظریات کی وضاحت دو ممالک اور دو اشیاء کے ماڈل کے ذریعے کی ہے۔
4- بین الاقوامی تجارت دونوں ممالک میں کسی شے کی ''مصارف پیدائش'' میں فرق کی بناء پر وجود میں آتی ہے۔
5- اس نظریہ کی بنیاد ''مصارف محنت'' یا ''محنت کے نظریہ قدر'' پر رکھی گئی۔

سوال 7: ''کلی برتری کا نظریہ'' کس بات کی وضاحت کرتا ہے؟ (ملتان بورڈ 2016، لاہور 2017، ملتان 2019، ساہیوال 2019)

جواب: اس نظریہ کے بانی ایڈیم سمتھ کے مطابق دو ممالک کے درمیان تجارت اس لئے نفع بخش ہوتی ہے کیونکہ ایک ملک کو ایک شے کی پیداوار میں جبکہ دوسرے ملک کو دوسری شے کے پیدا کرنے میں ''کلی برتری'' حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح ''کلی برتری والی شے کی پیداوار'' میں تخصیص حاصل کر کے دوسری شے دوسرے ملک سے منگوا کر ضرورت پوری کر لی جاتی ہے۔

سوال 8: تخصیص کار کے اصول پر عمل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔

جواب: اس اصول پر عمل کرنے کی وجہ سے تجارت میں شامل تمام ممالک کی مجموعی پیداوار بڑھ جائے گی لہٰذا ان ممالک کو تجارت سے زیادہ منافع حاصل ہوگا۔ تخصیص کار ''کلی برتری'' اور ''تقابلی برتری'' کے حالات میں ممکن ہوگی۔

سوال 9: تقابلی مصارف کے نظریہ کی وضاحت کریں؟ (ملتان بورڈ 2014، ساہیوال بورڈ 2015)

جواب: ڈیوڈ ریکارڈو اپنے اس نظریہ کی وضاحت اس طرح کرتا ہے:

''اگر ایک ملک میں دو اشیاء پیدا کرنے کے لئے مصارف کم ہوں اور دوسرے ملک میں ان دونوں اشیاء کو پیدا کرنے میں مصارف محنت زیادہ ہوں تو پہلا ملک اس شے کو پیدا کرے گا جس میں اس کو تقابلی طور پر زیادہ فائدہ ہوگا اور دوسرا ملک اس شے کو پیدا کرے گا جس میں اس کو تقابلی طور پر کم نقصان ہو۔''

سوال 10: ریکارڈو کے کلاسیکی نظریہ بین الاقوامی تجارت کے کونسے نام ہیں؟

جواب: 1- نظریہ تقابلی لاگت 2- نظریہ موازنہ مصارف
3- بین الاقوامی تجارت کا عمومی توازن کا نظریہ

سوال 11: جاذب سرمایہ کا طریقہ (Capital intensive Method) کسے کہتے ہیں؟ (ڈی جی خان 2018)

جواب: اگر ملک میں سرمایہ کی وافر مقدار موجود ہو جبکہ مزدوروں کی اُجرتیں بلند ہوں تو پیداواری عمل میں سرمائے کی کھپت زیادہ ہوگی جسے جاذب سرمایہ کا طریقہ کہیں گے۔

سوال 12: بین الاقوامی تجارت کے جدید نظریہ کے چار مفروضات لکھیں۔

جواب: 1- تمام منڈیوں میں مکمل مقابلہ۔ 2- مصارف نقل و حمل برداشت نہیں کرنے پڑتے۔
3- اشیاء کی پیدائش قانون استقرار حاصل کے تابع۔
4- مختلف ممالک میں عاملین پیدائش کی مقدار میں فرق۔

سوال 13: تین سطور میں ''توازن تجارت'' کا مفہوم بیان کریں؟ (ملتان بورڈ 2014، ساہیوال بورڈ 19-18-17-16-2015، ملتان بورڈ 20؟7)

جواب: ایک سال کی مدت میں ایک ملک اپنی مرئی (Visible) اشیاء کی برآمدات کے بدلے جو کچھ کماتا ہے اور درآمدات کے عوض جو ادائیگیاں کرتا ہے۔ ان دونوں کا حساب کتاب ''توازن تجارت'' کہلاتا ہے۔ ایسی اشیاء جن کی رکھتی ہیں اور بندرگاہوں پر ان کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال14: مرئی اشیاء(Visible items) سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ2014، ملتان بورڈ 2015-17)

جواب: ایسی اشیاء نظر آتی ہیں اور حجم رکھتی ہیں، مثلاً چاول، کپاس، مشینری، ادویات وغیرہ۔

سوال15: ''توازن ادائیگی'' سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ2015-17، ڈی جی خان 2018)

جواب: مرئی اشیاء کے علاوہ کچھ غیر مرئی اشیاء(Invisible items) بھی درآمدی اور برآمدی مدات میں شامل ہوتی ہیں جن پر یا تو زرمبادلہ خرچ کرنا پڑتا ہے یا پھر زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ لہٰذا ''توازن ادائیگی'' میں مرئی اور غیر مرئی دونوں اشیاء کا توازن شامل ہوتا ہے۔

سوال16: غیر مرئی اشیاء سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ2014، ساہیوال بورڈ2016، ڈی جی خان 2018)

جواب: ایسی اشیاء جو کہ نہ تو نظر آئیں اور نہ ہی حجم یا وزن رکھیں جبکہ انہیں غیر ممالک سے حاصل کرنے کے لئے زرمبادلہ خرچ کرنا پڑے یا برآمد کر کے زرمبادلہ حاصل ہو سکے مثلاً سیر و سیاحت، تعلیم، علاج معالجے، تجارتی اور سیاسی امور، غیر ملکی امداد اور قرضے وغیرہ غیر مرئی مدات(Invisible items) کہلاتی ہیں۔

سوال17: کنڈل برگر کے الفاظ میں ''ادائیگوں کے توازن'' کا مفہوم بتائیں؟ (ملتان بورڈ2016)

جواب: ''ادائیگیوں کے توازن'' سے مراد معاشی لین دین کا ایسا باقاعدہ ریکارڈ ہوتا ہے، جو کسی ایک ملک کے باشندے دیگر ممالک کے باشندوں سے کرتے ہیں''

سوال18: بین الاقوامی تجارت میں حساب رواں(Current Account) سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ2015-16، ساہیوال بورڈ2018)

جواب: حساب رواں میں اشیاء و خدمات کے اس لین دین کو شامل کیا جاتا ہے، جس کے بدلے ادائیگیاں اور وصولیاں سال رواں کے دوران ہی کرنی پڑتی ہیں۔ اس حساب میں نجی سامان تجارت، غیر مرئی مدات، نقل و حمل اور سیاحت کے اخراجات، نجی تحائف اور سرکاری امداد و گرانٹ شامل ہوتی ہے۔

سوال19: خود اختیار مدات(Autonomous items) کیسی ہوتی ہیں؟

جواب: ان سے مراد وہ وصولیاں اور ادائیگیاں ہوتی ہیں جو عام اشیاء اور خدمات کی باہمی تجارت یا انتقالی رقوم پر مشتمل ہوتی ہیں، مثلاً درآمدات، برآمدات، عطیات، تحائف اور سرمائے کی حرکت پذیری وغیرہ۔

سوال20: توازن آور مدات(Accomodating items) کیسی ہوتی ہیں؟

جواب: ان سے مراد وہ مدات ہیں جو کہ خود اختیار مدات کے پیدا کردہ خلا کو پُر کرنے میں مدد دیتی ہیں مثلاً مرکزی بنک کے پاس سونے یا غیر ملکی کرنسی کی مقدار، نیز غیر ملکی امداد اور قرضے جو توازن ادائیگی کے خسارے کو پورا کرنے کے لئے حاصل کئے جائیں۔

سوال21: ادائیگیوں کے توازن میں خرابی کی چار اہم وجوہات بتائیں؟ (ڈی جی خان 2016)

جواب: 1- درآمدات میں اضافہ اور برآمدات میں کمی
2- غیر موافق نسبت درآمد و برآمد 3- غیر ملکی قرضوں کی بھاری مقدار
4- غیر ملکی منڈیوں میں ''مندے'' کا رجحان

سوال22: ادائیگیوں کے توازن کی اصلاح کے لئے پانچ اقدامات تجویز کریں؟ (ملتان بورڈ2018)

جواب: 1- توازن تجارت میں اصلاح (برآمدات میں اضافہ اور درآمدات میں کمی)
2- زر کی مقدار میں کمی 3- کرنسی کی بیرونی قدر میں کمی
4- ایکسچینج کنٹرول 5- بین الاقوامی زری فنڈ سے امداد

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال23: بین الاقوامی زری فنڈ کے ذرائع بتائیں؟

جواب: اس فنڈ کے ذرائع سونے اور ہر ممبر ملک کی کرنسی پر مشتمل ہیں۔ ہر ممبر ملک کا کوٹہ اس ملک کی آبادی، قومی آمدنی اور بیرونی تجارت کی مقدار کے لحاظ سے مقرر ہے۔

سوال24: ایکسچینج کنٹرول کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ (ملتان بورڈ 2018)

جواب: یہ پالیسی ملک کا مرکزی بنک ادائیگیوں کے توازن کو بہتر بنانے کے لئے اختیار کرتا ہے۔ اس کے تحت مرکزی بنک برآمدی تاجروں کو اس بات کا پابند کر لیتا ہے کہ وہ اشیاء کی برآمد سے جتنا زرمبادلہ کمائیں وہ مرکزی بنک کے پاس جمع کروا کر اس کے بدلے ملکی کرنسی لے لیں اور درآمد کنندگان اپنی ضرورت کے مطابق زرمبادلہ مرکزی بنک سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح زرمبادلہ کے استعمال میں کفایت ہوتی ہے۔

سوال25: آزاد تجارت کا مفہوم بتائیں؟ (ملتان بورڈ 16-2015، ساہیوال بورڈ 2017)

جواب: اشیاء خدمات کا وہ سلسلہ جس پر خرید و فروخت اور درآمد و برآمد پر کسی قسم کی کوئی پابندی عائد نہ ہو اور اشیاء ایک علاقے سے دوسرے علاقہ اور ایک ملک سے دوسرے ملک بغیر کسی ٹیکس یا ڈیوٹی کے آ جا سکیں تو اسے آزاد تجارت کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال26: مرئی اشیاء اور غیر مرئی اشیاء میں فرق کریں؟

جواب: مرئی اشیاء سے مراد ایسی اشیاء جو وزن اور حجم رکھتی ہیں مثلاً چاول، گندم، کپاس وغیرہ۔ جبکہ غیر مرئی اشیاء سے مراد ایسی اشیاء ہیں جو نہ تو وزن رکھتی ہو اور نہ ہی حجم اور جنہیں درآمد کرنے پر زرمبادلہ خرچ کرنا پڑتا ہے اور درآمد کی صورت میں زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ مثلاً تعلیم، تجارتی وفود اور علاج و معالج وغیرہ

سوال27: نسبت درآمد برآمد سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2014، ڈی جی خان 2018)

جواب: بین الاقوامی تجارت کی بدولت ایک ملک دوسرے ملک کے ساتھ اشیاء کی مقدار درآمد یا برآمد کرتا ہے۔ لہٰذا اس ملک کی درآمدات اور برآمدات کی مالیت کی باہمی نسبت کو نسبت درآمد برآمد کہا جاتا ہے۔

سوال28: تجارتی چکر سے کیا مراد ہے؟ (ڈی جی خان 2018)

جواب: (i) تجارتی چکر روزگار، پیداوار اور قیمتوں میں اتار چڑھاؤ پیدا ہونے کا نام ہے۔

(ii) قومی آمدنی اور روزگار میں اتار چڑھاؤ کا نام تجارتی چکر ہے۔

سوال29: کثیر المملکتی کارپوریشنز کے چار فوائد تحریر کیجئے؟

جواب: (i) ترقی پذیر ممالک میں جدید ٹیکنالوجی منتقل ہوتی ہے۔

(ii) مزدوروں کی اجرتیں اور تنخواہیں بڑھ جاتی ہیں اور ان کا معیار زندگی بلند ہو جاتا ہے۔

(iii) بے روزگاری کم ہو جاتی ہے۔

(iv) اشیاء کی پیدائش پر مصارف کم ہو جاتے ہیں اور پیداوار بڑھ جاتی ہے۔

سوال30: عالمی تجارتی ادارہ (WTO) کے چار فوائد تحریر کیجئے؟ (ملتان بورڈ 2019)

جواب: (i) عالمی تجارتی ادارہ تجارتی ممالک کے درمیان امن و سلامتی کا ضامن بنتا ہے جس سے تجارت فروغ پاتی ہے۔

(ii) تجارت میں شریک ممالک کے درمیان تجارتی اختلافات اور جھگڑوں کو پرامن طریقے سے حل کر کے ترقی کی راہ ہموار کرتا ہے۔

(iii) تجارت میں شریک ممالک کو اشیاء کی بین الاقوامی نقل و حمل پر ہر قسم کے ٹیکس کوٹے سے آزادی مل جاتی ہے۔

(iv) اس ادارے کے قیام سے تجارتی ممالک میں لوگوں کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ اور معیار زندگی بلند ہو جاتا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال 31: تامین کی پالیسی کیا ہے؟/تامین کی پالیسی کا بنیادی مقصد کیا ہوتا ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2014، ملتان بورڈ 2015-16-17، لاہور بورڈ 2017)

جواب: تامین کی پالیسی کا بنیادی مقصد ملک کی توزائیدہ صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرنا اور انہیں غیر ملکی مصنوعات سے تحفظ دینا ہوتا ہے تا کہ یہ صنعتیں خود پنپ سکیں اور اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکیں۔

سوال 32: شرح مبادلہ سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2014-15، ملتان بورڈ 2015-16، لاہور بورڈ 2017)

جواب: چونکہ مختلف ممالک کی کرنسی مختلف ہوتی ہے لہٰذا بین الاقوامی سطح پر لین دین کے لئے ایک ملک اپنی کرنسی کو غیر ملکی کرنسی میں جس خاص شرح سے بدلتا ہے اسے شرح مبادلہ کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال 33: بین المملکتی کارپوریشنز سے کیا مراد ہے؟ (ملتان)

جواب: یہ ایسی فرمیں ہوتی ہیں جو کسی شے کی پیداوار کا ایک سے زیادہ ملکوں کا انتظام سنبھالتی ہیں اور منافع اپنے ملکوں میں واپس لے جاتی ہیں۔

سوال 34: جاذب محنت طریقے کسے کہتے ہیں؟

جواب: عمل پیدائش کے دوران جب سرمایہ یعنی مشینوں کے مقابلے میں محنت یعنی مزدور زیادہ لگائے جائیں تو اسے جاذب محنت طریقہ پیدائش کہا جاتا ہے۔

سوال 35: تخصیص کار کی تعریف کیجئے؟ (ساہیوال بورڈ 2016، ملتان بورڈ 2018)

جواب: تخصیص کار کے اصول کے تحت ہر ملک اپنے پیداواری وسائل صرف اس صورت میں استعمال میں لاتا ہے جب اسے اشیاء کی پیدائش پر کم سے کم لاگت برداشت کرنے پڑے اس طرح نہ صرف قیمتی وسائل ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں بلکہ انہیں متبادل استعمال میں لا کر کثیر زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔

سوال 36: غیر ملکی زرمبادلہ سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2014)

جواب: جب ایک ملک کے افراد دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت کرتے ہیں اور برآمدات کے بدلے میں جو غیر ملکی رقوم ڈالر یا پاؤنڈ کی صورت میں وصول کرتے ہیں وہ غیر ملکی زرمبادلہ کہلاتا ہے۔

سوال 37: عالمگیریت (گلوبلائزیشن) سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2016)

جواب: دنیا کے مختلف ممالک کے درمیان سیاسی، معاشرتی اور معاشی میدان میں بڑھتا ہوا التمام گلوبلائزیشن کہلاتا ہے۔ گلوبلائزیشن کی وجہ سے پوری دنیا کی معیشتیں اور معاشرے ایک دوسرے کے اتنے قریب ہو جاتے ہیں کہ پوری دنیا کو ایک گلوبل ویلج (Global Villoge) کہا جاتا لگا ہے۔

سوال 38: گلوبلائزیشن کے دو فائدے تحریر کریں۔ (ملتان بورڈ 2017-18)

جواب: (i) روزگار میں اضافہ (ii) آزاد تجارت کا فروغ

سوال 39: نظریہ تقابلی مصارف کے چار مفروضات بیان کریں۔ (ساہیوال بورڈ 2018)

جواب: (i) تجارت کرنے والے دونوں ممالک کے درمیان ہمیشہ مکمل مقابلہ ہوتا ہے۔

(ii) تجارت کے دوران مزدوروں کی حرکت پذیری ممکن نہیں۔

(iii) تجارت کرنے والے دونوں ممالک کو مکمل روزگار حاصل ہوتا ہے۔

(iv) بین الاقوامی تجارت ہمیشہ دو ممالک اور دو اشیاء کے درمیان ہوتی ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال40: حساب رواں اور حساب سرمایہ میں فرق بیان کریں۔ (لاہور بورڈ 2017-18)

جواب: حساب رواں میں اشیاء وخدمات کے اس لین دین کو شامل کیا جاتا ہے جس کے بدلے ادائیگیاں اور وصولیاں سال رواں کے دوران ہی کرنی پڑتی ہیں اس حساب میں نجی سامان تجارت، غیر مرئی مدات، نقل وحمل اور سیاحت کے اخراجات، نجی تحائف اور سرکاری املاد و گرانٹ شامل ہوتی ہیں۔

حساب سرمایہ میں کئی سال کے دوران سرمائے کی اندرون ملک حرکت اور بیرون ملک انخلا شامل ہوتا ہے اگر کسی وجہ سے حساب رواں میں خسارہ پیدا ہو جائے تو اسے حساب سرمایہ سے پورا کیا جاتا ہے حساب سرمایہ میں غیر ملکی قرضے، غیر ملکی سرمایہ کاری، تحائف، عطیات اور غیر ملکی گرانٹ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

سوال41: عالمی تجارتی ادارے کے قیام کا کیا مقصد ہے۔ (ملتان بورڈ 2017)

جواب: عالمی تجارتی ادارے کے قیام کا مقصد بین الاقوامی تجارت کو آزاد بناتا ہے۔

سوال42: غیر ملکی ترسیلات سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2014)

جواب: جو سرمایہ غیر ممالک میں رہنے والے پاکستانی اپنے ملک میں بھیجتے ہیں ان کو غیر ملکی ترسیلات کہا جاتا ہے۔

سوال43: ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کے چار فرائض لکھیں۔ (ملتان بورڈ 2014)

جواب: (i) کم ترقی یافتہ ممالک کو تکنیکی مدد اور ٹریننگ مہیا کرنا۔

(ii) تجارت میں شریک ممالک کے درمیان باہمی اختلافات کو دور کرنا۔

(iii) ممبر ممالک کی تجارتی پالیسیوں کی چھان بین اور دیکھ بھال کرنا۔

(iv) تمام تجارتی تنظیموں میں تعاون پیدا کرنا۔

سوال44: توازن ادائیگیاں کی تعریف سموئیل سن کے الفاظ میں بیان کریں۔ (ملتان بورڈ 2019)

جواب: پروفیسر سموئیل سن کے نزدیک "وہ تمام معاشی لین دین جن کے باعث غیر ملکی زرمبادلہ خرچ ہوتا یا حاصل ہوتا ہے توازن ادائیگی کہلاتا ہے۔"

سوال45: عالمی تجارتی ادارے کے دو نقصانات تحریر کیجیے۔ (ملتان بورڈ 2019)

جواب: (i) عالمی تجارتی ادارے کے اصول اور معاہدے کثیر المملکتی فرموں کے حق میں ہوتے ہیں۔

(ii) تجارتی اشیاء پر ٹیرف کو کم کر دینے سے ٹیکس کی مد میں وصولیاں کم ہو جاتی ہیں۔

سوال46: حساب سرمایہ کی تعریف کریں۔ (ڈی جی خان 2019)

جواب: حساب سرمایہ میں کئی سال کے دوران طویل عرصے کے لیے بیرونی ممالک کی جانب سرمایہ کی حرکت پذیری (Out Flow) یا دوسرے ممالک سے اس ملک کی جانب سرمایہ کی حرکت پذیری (Inflow) کو شامل کیا جاتا ہے پس اگر کسی وجہ سے چلنت حساب میں خسارہ پیدا ہو جائے یعنی کل وصولیاں کل ادائیگیاں سے کم رہ جائیں تو اسے حساب سرمایہ سے پورا کیا جاتا ہے یعنی دوسرے ممالک سے غیر ملکی امداد اور قرضے لے کر اس خسارے کو پورا کر لیا جاتا ہے۔

سوال47: ناموافق توازن ادائیگی سے کیا مراد ہے؟ (ڈی جی خان 2019)

جواب: توازن ادائیگی میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کسی ملک نے مجموعی طور پر کتنی اشیاء وخدمات درآمد و برآمد کی ہیں۔ اگر مرئی اور غیر مرئی دونوں اشیاء کی برآمدات کم اور درآمدات زیادہ ہوں تو توازن ادائیگی ناموافق ہوتا ہے۔

سوال48: توازن تجارت اور توازن ادائیگی میں کیا فرق ہے؟ (ڈی جی خان 2019)

جواب: کسی ملک میں ایک سال کے دوران صرف مرئی اشیاء کی درآمد و برآمد کے حساب کو توازن تجارت کہا جاتا ہے جبکہ کسی

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

ملک میں سال بھر کے دوران مرئی اور غیر مرئی دونوں قسم کی اشیاء کی درآمد و برآمد کے حساب کو توازنِ ادائیگی کہا جاتا ہے۔

سوال 49: تشکیل سرمایہ سے کیا مراد ہے؟۔ (ملتان 2015)

جواب: کسی خاص عرصہ کے دوران ملک کے حقیقی اثاثوں یعنی سرمائے کے ذخیرہ اور مقدار میں اضافہ کرنا تشکیل سرمایہ کہلاتا ہے۔ مثلاً مشینیں، کارخانے، آلات و اوزار، نقل و حمل کے ذرائع وغیرہ کی پیداوار اور رسد میں اضافہ کرنا شامل ہے۔

پارٹ II: انشائیہ Descriptive Part

1- بین الاقوامی تجارت کے فوائد و نقصانات بیان کیجئے۔ (ملتان بورڈ 2015، ڈی جی خان 2018، لاہور بورڈ 2019)

2- ملکی اور بین الاقوامی تجارت میں فرق بتائیے۔

3- بین الاقوامیت تجارت میں "قانون موازنہ مصارف" یا "تقابلی مصارف" کی وضاحت اور تنقیدی جائزہ لیجئے۔

4- توازن تجارت اور توازن ادائیگی میں فرق بتائیے؟

5- عالمگیریت (گلوبلائزیشن) سے کیا مراد ہے؟ اس کے فوائد (نمایاں خصوصیات) اور نقصانات بیان کیجئے۔ (ساہیوال بورڈ 2015)

6- نوٹ لکھیں۔
(i) کثیر المملکتی کارپوریشنز (ii) عالمی تجارتی ادارہ

7- بین الاقوامی تجارت کے کلی برتری کے نظریے کی وضاحت کیجئے۔ (ملتان بورڈ 2019)

www.downloadclassnotes.com